COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

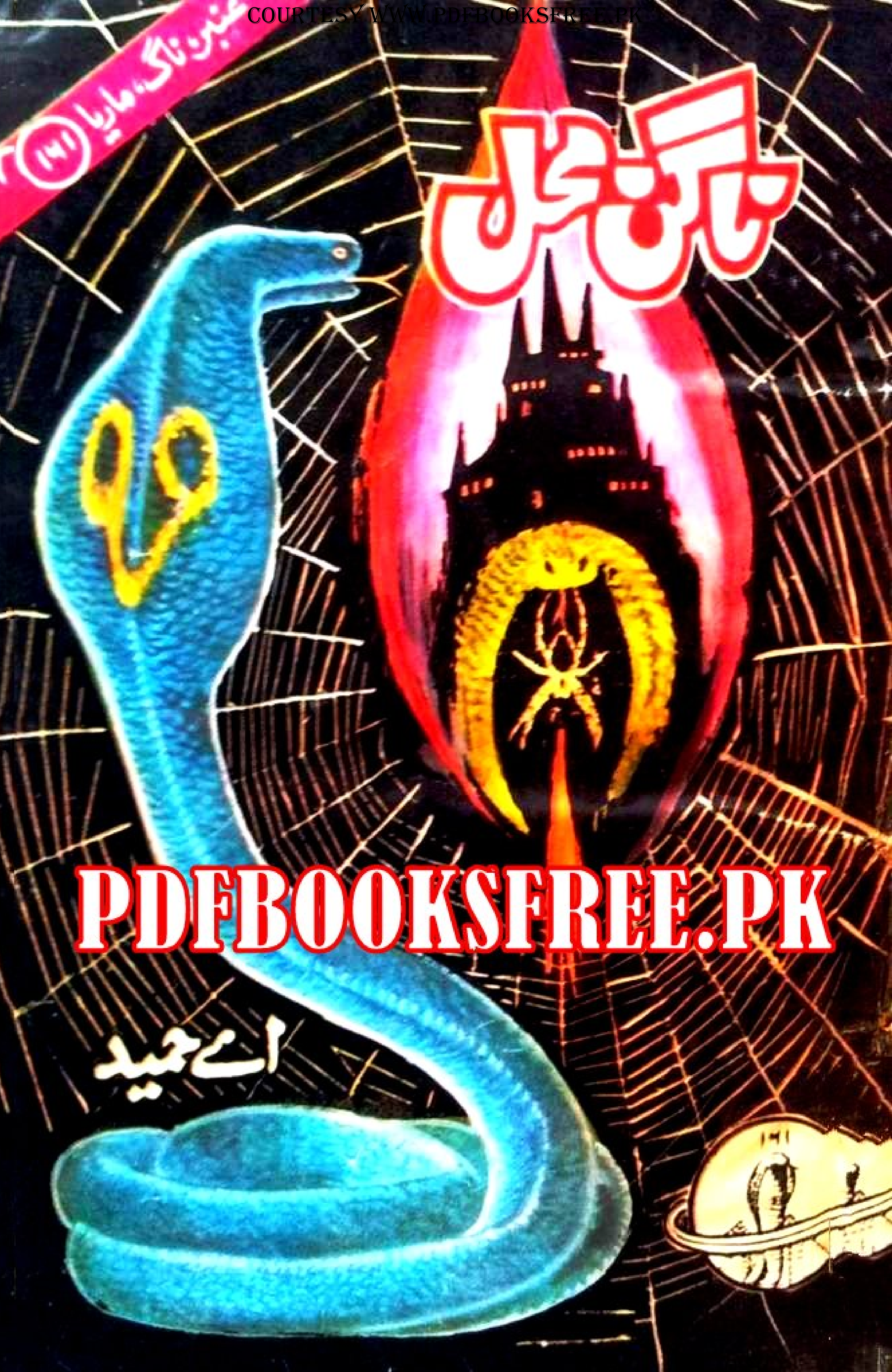

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

ناگن محل

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

ماریا، جولی سانگ اور کیٹی جو کہ تھیو سانگ کی تلاش میں ہیں جسے ایک جادوگرنی نے چھوٹی حالت میں کوہ قاف کے پہاڑوں میں زمین نیچے دفن کر دیا ہے۔ اِن کا ہنگامہ خیز اور واقعات سے بھرپور سفر جاری ہے۔ دیکھیں یہ کب اس تک پہنچتے ہیں۔ یا پہنچنے کے بعد اُسے حاصل بھی کر سکتے ہیں یا نہیں۔

دوسری طرف کستوری ناگن جو کہ ناگ اغوا کرنے کے لیے آئی ہوئی ہے۔ عنبر پر اپنی ناگ سے جھوٹی محبت جتا کر اُسے بے وقوف بنائے ہوئے ہے اور عنبر کستوری ناگن کے ساتھ مل کر ناگ کو تلاش کر رہا ہے۔ مل جانے کے بعد کستوری ناگن کیسے ناگ کو اغوا کر کے اپنی خلائی دنیا میں لے گئی۔ اور وہاں اس کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ پڑھ کر دیکھ لیں۔

آپ کا انکل

اے حمید

۴۵۴ ایف راہ چمن سمن آباد لاہور

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۳ اربی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

- رقاصہ بلی
- طلسمی مکڑی
- ناگن کی سازش
- خلائی مہرہ
- ناگن محل

رقاصہ بلی

آواز اندھیری رات میں ایک ٹیلے کے پیچھے سے آ رہی تھی۔

عنبر نے کستوری ناگن کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ اندھیرے میں دیکھ لیتا ہے۔ مگر کستوری ناگن نے عنبر کو نہیں بتایا تھا کہ وہ بھی اندھیرے میں دیکھ لیتی ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق بھی ناگنوں کی خلائی دنیا سے تھا۔ وہ عنبر کو کیسے بتاتی؟ اس نے تو اپنے آپ کو ہندوستان کی ایک عام لڑکی اور ناگ کی پرستار کہہ کر پیش کیا تھا۔ صرف اتنا بتا دیا تھا کہ میرے پاس ایک جادو کا منتر ہے جس کی مدد سے میں کبھی کبھی ناگن بن جاتی ہوں۔ وہ بھی اس نے عنبر کو اس لیے بتایا تھا کہ عنبر نے اسے ناگن کے روپ میں دیکھ لیا تھا۔

عنبر اور کستوری ناگن نے گھوڑے روک لئے۔ "یہ کس کی آواز ہے عنبر بھائی؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن نے پوچھا۔ عنبر بولا" آواز ٹیلے کے پیچھے سے آرہی ہے۔ کوئی عورت شاید کسی مصیبت میں ہے۔ چلو چل کر دیکھتے ہیں۔" دونوں گھوڑے بڑھا کر ٹیلے کے پیچھے آگئے۔ یہاں انھوں نے ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی میں ایک بوڑھی عورت کو بیٹھے دیکھا۔ وہ بار بار پانی مانگ رہی تھی۔ کستوری ناگن نے پانی کی ایک چھاگل ساتھ رکھ لی تھی۔ اس سے عورت کو پانی پلایا۔ عنبر نے پوچھا" مائی جی! آپ کون ہیں اور یہاں کیسے پڑی ہیں؟" بوڑھی عورت نے کہا۔

"بیٹا یہاں سے قریب ہی ٹیلے میں میرا جھونپڑا ہے۔ میں راستہ بھول گئی ہوں۔ خدا کا شکر ہے تم لوگ مل گئے۔ مجھے پانی پلایا۔ مجھے میرے جھونپڑے میں چھوڑ دو میرے بچو!"

عنبر نے عورت کو اُٹھا کر اپنے گھوڑے پر بٹھایا اور صحرا میں اس کا جھونپڑا تلاش کرنے لگے۔ کستوری ناگن خاموش تھی۔ عنبر کو اندھیرے میں سب کچھ دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ دیر اِدھر اُدھر چکر لگانے کے بعد آخر عنبر کو ایک ٹیلے پر ایک جھونپڑا نظر آیا۔ اس نے بوڑھی عورت سے کہا۔

"وہ تو تمہارا جھونپڑا نہیں ہے؟"

عورت نے کہا۔

"وہی ہوگا۔ وہی ہوگا۔ یہاں سوائے میرے جھونپڑے کے دوسرا کوئی جھونپڑا نہیں ہے۔"

کستوری ناگن نے پوچھا۔

"تم اکیلی یہاں کیسے رہ رہی ہو؟"

بوڑھی عورت بولی۔

"میرا دنیا میں کوئی نہیں بیٹی۔ یہاں سے شام کو قافلے گزرتے ہیں۔ وہ مجھے کھانے پینے کو بہت کچھ دے دیتے ہیں۔"

عنبر نے بوڑھی عورت کو جھونپڑے کے باہر اتار دیا اور کہا۔

"اب تم آرام کرو اماں۔ ہم جاتے ہیں۔"

اچانک جھونپڑے میں سے تین ہٹے کٹے آدمی ہاتھ میں تلواریں لیے نکل آئے۔ اِن میں سے ایک نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اب تم کہاں جا سکتے ہو۔"

اور تینوں ایک دم عنبر اور کستوری ناگن پر ٹوٹ پڑے۔ وہ عنبر اور کستوری ناگن کو پکڑ کر جھونپڑے میں لے گئے۔ عنبر کو معلوم تھا کہ کستوری سانپوں کی زبان جانتی ہے۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے کستوری سے کہا۔

"ابھی کوئی حرکت نہ کرنا۔ کستوری! دیکھتے ہیں یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ کیونکہ میں بغیر کسی وجہ سے کسی کو ہلاک کرنا پسند نہیں کرتا۔"

کستوری ناگن نے سانپ کی آواز میں کہا۔

"یہ لٹیرے ٹھگ ہیں۔ یہ تمہیں غلام بنا کر مجھے لونڈی بنا کر کسی شہر میں جا کر بیچ دیں گے۔ یہ لوگ یہی کیا کرتے ہیں۔"

انھوں نے عنبر اور کستوری کے فوراً ہاتھ پیچھے باندھ دیئے۔ عنبر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ عورت تمہاری ساتھی تھی۔"

بوڑھی عورت بھی اب سیدھی کھڑی ہو گئی تھی؟ اس نے عنبر اور کستوری کی طرف کوئی زیادہ توجہ نہ دی۔ اپنی کڑک دار آواز میں ٹھگوں میں سے ایک کو کہا۔

"جاگر! اس آدمی کو قتل کر دو۔ لڑکی کو ہم لونڈی بنا کر بیچ دیں گے۔"

جاگر ٹھگ نے کہا۔

"جو حکم اماں ۔۔"

اور جاگر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ کم بخت نے دھائیں سے تلوار عنبر کی گردن پر دے ماری۔ کستوری ناگن بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ عنبر مرتا ہے کہ نہیں؟ عنبر کیسے مر سکتا تھا۔ اسے تو اپنے ہزاروں سال سفر کے آخر تک ہر حال میں زندہ رہنا تھا۔ تلوار عنبر کی گردن پر پڑتے ہی اُچٹ گئی۔ یعنی پیچھے کو اٹھ گئی۔ جاگر ڈاکو کے ساتھی نے کہا۔

"جاگر! اس نے گردن میں لوہے کا پٹہ ڈال رکھا ہے۔"

عنبر خاموش رہا۔ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ جاگر نے آگے بڑھ کر عنبر کی گردن کو غور سے دیکھا۔ پھر ہاتھ سے ٹٹولا۔ گردن پر لوہے کا کوئی بھی پٹہ نہیں تھا۔ ڈاکو اب بہت حیران ہوا کہ تلوار کے اس قدر بھرپور وار کا اثر کیوں نہیں ہوا؟ اس نے دوسرا وار کیا۔ اس بار وار طاقتور تھا۔ چنانچہ تلوار عنبر کی گردن سے لگ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ جاگر پیچھے ہٹ گیا۔ دونوں ڈاکو بھی حیرانی سے عنبر کو تکنے لگے۔ جاگر نے چلّا کر کہا۔

"اسے تیروں سے چھلنی کر دو۔"

عنبر پر تیر برسنے لگے۔ مگر عنبر کے جسم سے تیر ٹکرا کر نیچے گر پڑتے۔ اب تو تینوں ٹھگ اور عورت بہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی پریشان اور حیران ہوئے کہ یہ کیا جادوگری ہے؟ عورت نے چیخ کر کہا۔

"یہ کوئی جادوگر ہے ——— اسے چھوڑ دو۔ اسے چھوڑ دو جاگر!"

مگر جاگر خنجر نکال چکا تھا۔ اس نے عنبر پر خنجر کا بھرپور وار کر دیا۔ خنجر اس نے عنبر کے سینے پر مارا تھا۔ خنجر جیسے کسی چٹان سے ٹکرا کر اس کے ہاتھ سے چھن سے گر پڑا۔ عنبر نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"جاگر! اب تو میرے قدموں پر گر کر معافی مانگے گا۔ اور میں تجھے معاف نہیں کروں گا!"

کستوری ناگن کو انہوں نے کچھ نہیں کہا تھا۔ اس کے ہاتھ بھی پیچھے باندھ دیئے گئے تھے۔ کستوری اس لیے کچھ نہیں کہہ رہی تھی کہ ان کے لیے عنبر ہی کافی تھا۔ وہ بھی عنبر کی غیر انسانی طاقت دیکھ کر دل میں حیران رہ گئی۔ عنبر ٹھیک کہتا تھا کہ وہ ابھی مر نہیں سکتا۔ دونوں ٹھگ دہشت زدہ ہو کر جھونپڑے کے باہر بھاگ گئے۔ عنبر نے ایک ہی جھٹکے سے اپنے ہاتھوں کی رسی توڑ ڈالی۔ پھر وہی رسی جاگر کے گلے میں ڈال کر زور سے بل دیا تو جاگر کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ بوڑھی عورت نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"میرے بیٹے کو نہ مارنا۔ مجھے مار ڈال۔ میرے بیٹے کو معاف کر دے۔"

عنبر نے ایک جھٹکے سے جاگر کو پرے پھینک دیا اور بولا۔

"تجھے اپنی زندگی کے لیے اپنی بوڑھی ماں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اگر آج تیری ماں نہ ہوتی تو تُو مجھ سے بچ نہیں سکتا تھا!"

جاگر عنبر کے قدموں پر گر پڑا۔ "مجھے معاف کر دو دیوتا۔ مجھے معاف کر دو!"

عنبر نے کہا۔

"میری بہن کی رسی کھولو۔ اور اس سے معافی مانگو!"

جاگر نے فوراً کستوری ناگن کی رسی کھول ڈالی۔ اور ہاتھ باندھ کر بولا۔

"میری بہن! مجھے معاف کر دے۔ میں توبہ کرتا ہوں اب یہ کام کبھی نہیں کروں گا!"

جاگر کے ساتھی صحرا میں بھاگ گئے تھے۔ عنبر نے جاگر کو نصیحت کی کہ وہ یہ برا کام چھوڑ کر محنت مزدوری کر کے رزق حلال کما کر اپنی ماں کو کھلائے۔ عنبر اور کستوری ناگن جھونپڑے سے باہر آ گئے۔ عنبر نے جاگر سے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہاں سے ایران کی سرحد کو راستہ کدھر سے
جاتا ہے؟"

جاگر ان کے ساتھ دُور تک آیا۔ جب ایک صحرائی سڑک
آ گئی تو وہ عنبر کے پاؤں چھو کر ایک بار پھر معافی مانگ
کر واپس چلا گیا۔ یہ صحرائی سڑک کا ریتلا راستہ تھا جہاں
سے قافلے گزرا کرتے تھے۔ کستوری ناگن کہنے لگی۔

"عنبر بھائی! میں نے ایسی طاقت کسی انسان میں
نہیں دیکھی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ تم دنیا کے
سب سے بہادر آدمی ہو۔ آخر میرے بھائی جو
ہوئے۔"

کستوری ناگن عنبر کی جان بوجھ کر تعریف کرنے لگی۔ مگر
عنبر پر کسی کی تعریف کا کبھی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ گھوڑے
بیٹھا کستوری کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"یہ قدرت کی طرف سے دی گئی طاقت ہے۔
خدا جب چاہے مجھ سے یہ طاقت واپس لے
سکتا ہے۔ مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ جب تک
میرا سفر ختم نہیں ہو جاتا۔ مجھ پر کسی تیر تلوار
زہر کا اثر نہیں ہو گا۔"

کستوری ناگن دل میں یہ سوچنے لگی کہ اسے ناگ دیوتا کی

اطلاع کرتے ہوئے عنبر کی اس طاقت کا خاص طور پر خیال
رکھنا ہو گا۔ ایک طرح سے کستوری ناگن پر عنبر کی بہت
بڑی کمزوری ظاہر ہو گئی تھی۔ اب کستوری ناگن عنبر سے
اپنا بچاؤ کر سکتی تھی۔ ہو سکتا تھا پہلے وہ عنبر کے مقابلے
پر اتر آتی۔ مگر اب وہ اس کا مقابلہ نہیں کرے گی۔ وہ
مقابلہ کر ہی نہیں سکتی تھی۔ اب تو وہ یہ چاہتی تھی۔ کہ جتنی
جلدی ہو سکے ناگ دیوتا سے ملاقات ہو۔

اب ہم تھوڑی دیر کے لیے ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ
کی طرف چلتے ہیں۔ جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ یہ چاروں ساتھی
تھیو سانگ کی تلاش میں کوہ قاف کی طرف جا رہے تھے۔
انہیں اتنا پتہ چل گیا تھا کہ تھیو سانگ اگر ملے گا تو کوہ قاف
میں ملے گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ تھیو سانگ کو چھوٹا اور
بے حس کر کے خالہ جادوگرنی نے کوہ قاف والے اپنے
محل کی ایک کوٹھڑی میں زمین کے نیچے دفن کر رکھا تھا۔ خالہ جادوگرنی
خود تو مر چکی تھی۔ اب وہاں سامری جادوگر کی حکومت تھی۔
کوہ قاف اس کی سلطنت تھی۔ وہاں کسی کو علم نہیں تھا۔
کہ جادوگرنی کے محل کی کوٹھڑی میں تھیو سانگ دفن ہے۔

ناگ، ماریا، کیٹی اور جولی سانگ جب ایران کے شمالی پہاڑیوں
میں واقع کوہ قاف کی سرحد پر پہنچے تو ایک وادی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انہوں نے پڑاؤ ڈال لیا۔

کوہ قاف کے متعلق اس زمانے میں بھی یہ بات مشہور تھی کہ وہاں جادوگروں کے بادشاہ سامری کی حکومت ہے اور کوئی انسان اُدھر نہیں جا سکتا۔ کیٹی، ناگ ماریا اور جولی سانگ وادی میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے غور کرنے لگے کہ کوہ قاف کی وادی میں کس طرف سے داخل ہوا جائے۔ کوہ قاف کی پہاڑیوں کا سلسلہ بالکل اُن کے سامنے تھا۔ کیٹی نے اپنے خیال کا یوں اظہار کیا۔

"بہت ممکن ہے کہ کوہ قاف کی وادی میں کسی طلسم کا جال پھیلا ہوا ہو۔ اگر ماریا وہاں کی فضا کا جائزہ لینے گئی تو اس کے کسی طلسم میں پھنس جانے خطرہ ہے۔"

ماریا نے اس کے جواب میں کہا۔

"کسی نہ کسی کو تو وہاں جا کر جائزہ لینا ہی ہوگا۔ اور مجھ سے بہتر اور کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میں کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔" ناگ نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ اس پر جولی سانگ کہنے لگی۔

"میرا تو خیال ہے کہ میں چونکہ خلائی مخلوق ہوں اور مجھ پر جادو کا اثر کم ہی ہوگا۔ اس لیے کوہ قاف

کی وادی کا جائزہ لینے کے لیے مجھے جانا چاہیئے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"اس طرح تو میں بھی خلائی مخلوق ہوں۔ مگر ایسا ہوتا کم ہی ہے کہ جادو کا اثر ہم پر نہ ہو۔ اکثر ہم پر بھی طلسم کا اثر ہو ہی جاتا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"میری رائے یہ ہے کہ سب سے پہلے ماریا کافی بلندی پر جا کر کوہ قاف کی پہاڑیوں کا جائزہ لے اور اس کے بعد میں وہاں جا کر تھیو سانگ کا سراغ لگانے کی کوشش کروں۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"سب سے پہلے تو ہمیں کوہ قاف کی سرحد کے قریب کسی خفیہ جگہ پر اپنا عارضی ٹھکانہ بنانا چاہیئے۔ جہاں ہم میں سے جو کوئی بھی کوہ قاف جائے واپس آسکے۔

ماریا اور ناگ نے اس خیال سے اتفاق کیا۔ اب چاروں کوہ قاف کی سرحد کی طرف روانہ ہو گئے۔ سرحد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجھے یقین ہے کہ تھیوسانگ اسی وادی میں کسی جگہ پر موجود ہے مگر وہ بے بس کر دیا گیا ہو گا۔

ماریا بولی۔

"بہر حال میں جا رہی ہوں۔ جلدی واپس آ جاؤں گی۔"

کیٹی نے کہا۔

"تم جب تک واپس نہیں آؤ گی۔ ہمیں فکر لگی رہے گی ماریا۔"

ماریا نے اپنے ساتھیوں کو تسلی دی اور فضا میں اڑان بھر کر کوہ قاف کی وادی کی طرف اڑ گئی، وہ کافی بلندی پر پہنچ گئی۔ پھر اس نے اپنے آپ کو ہوائی جہاز کی طرح دائیں طرف جھکا دیا اور نیچے پھسلنا شروع ہو گئی۔ نیچے جب کوہ قاف کی وادی اسے صاف دکھائی دینے لگی تو وہ سیدھی ہو گئی اور فضا میں آہستہ آہستہ دائرے کی شکل میں چکر لگانے لگی۔ اس نے دیکھا کہ کوہ قاف کی وادی چاروں طرف سے پہاڑیوں میں گھری ہوئی تھی۔ چاروں طرف اونچے اونچے پہاڑ تھے جن پر ہرے بھرے درختوں کے جھنڈ ہوا میں لہرا رہے تھے۔ وادی

کی پہاڑیوں کے ایک طرف دو پہاڑیوں کے درمیان ایک چھوٹا سا قدرتی درّہ بنا ہوا تھا۔ اس درّے میں ایک بہت بڑی چٹان کے اندر ایک غار سا تھا۔ وہ اس غار میں جا کر بیٹھ گئے۔ اب انہوں نے آپس میں صلاح مشورہ شروع کر دیا۔ آخر یہی طے پایا کہ ماریا پہلے جا کر ایک فضائی جائزہ لے۔ آ کر رپورٹ دے اور اس کے بعد ناگ تھیوسانگ کے سراغ کے لیے چل پڑے۔ جبلی سانگ کہنے لگی۔

"ہو سکتا ہے عنبر بھائی کا بھی اسی جگہ کچھ سراغ مل جائے۔"

کیٹی بولی۔

"تشویش کی بات تو یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کی بھی خوشبو کہیں سے نہیں آ رہی۔"

ماریا کہنے لگی۔

"ممکن ہے ان پر جادو کا اثر ہو گیا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی بھی یہاں نہ ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"ہمیں جس سانپ نے یہ خبر دی تھی کہ تھیوسانگ کوہ قاف کی طرف ملے گا وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ایک طرف ڈھلان پر سنگِ مرمر کا ایک عالی شان محل بنا ہوا تھا۔ ماریا نیچے آ گئی۔ وہ زمین سے دو تین سو فٹ اوپر تھی۔ اسے ابھی تک فضا میں جادو کی لہروں کا احساس نہیں ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ فضا میں جادو نہیں تھا۔ ماریا سنگِ مرمر کے محل کے اوپر آ کر چکر لگانے لگی۔ محل سنسان تھا۔ اس کے سامنے جو باغ تھا وہ بھی ویران تھا۔ کوئی انسان یا جادوگرنی وغیرہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ ماریا کو کچھ حوصلہ ہوا کہ وہاں طلسم نہیں ہے اور وہ محل کے باغ میں اُتر آئی۔ پھر وہ سنگِ مرمر کے محل کے برآمدے میں آ گئی۔ سامنے بڑے بڑے ہال ایسے کمرے تھے۔ جن پر شاندار قالین بچھے ہوئے تھے۔ سونے چاندی کی کرسیاں لگی تھیں۔ مگر کوئی جادوگر یا جادوگرنی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

ماریا پھونک پھونک قدم اُٹھاتی محل کے کمروں میں گھوم پھر رہی تھی۔ سارے کے سارے کمرے خالی پڑے تھے۔ ماریا محل کے پیچھے آ گئی۔ یہاں بھی ایک خوب صورت باغ تھا۔ باغ میں سے ایک سنگِ مرمر کا چھوٹا سا راستہ سامنے ایک سنگِ مرمر کے گنبد والے مکان کی طرف جاتا تھا۔ ماریا باغ میں سے گزر کر اس مکان کے برآمدے

میں آئی تو اسے گھنگھروؤں کی آواز سنائی دی۔ ماریا ایک لمحے کے لیے رُک کر سننے لگی۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اندر رقص ہو رہا ہے۔ ماریا آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔ دروازے پر مخمل کا بھاری پردہ لٹک رہا تھا۔ ماریا سوچنے لگی کہ اسے دوسری طرف جانا چاہیے یا نہیں۔ کیونکہ دوسری طرف کوئی طلسم بھی ہو سکتا تھا مگر دوسری طرف جانا بھی ضروری تھا۔ ماریا نے خدا کا نام لیا اور فضا میں بلند ہو کر مخمل کے پردے کو اُٹھائے بغیر اس میں سے گزر گئی۔

دوسری طرف ایک سجا ہوا کمرہ تھا۔ جس میں ایک تخت بچھا تھا۔ تخت پر ایک لمبے بالوں اور بڑے سر والا عجیب سا آدمی بیٹھا تھا۔ اس نے سیاہ لمبا چولا پہن رکھا تھا۔ بال شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ ہاتھ میں چاندی کا چھوٹا سا ڈنڈا تھا جس کے سرے پر بلّی کا سر بنا ہوا تھا۔ اس کے سامنے قالین پر ایک خوب صورت نوجوان لڑکی رقص کر رہی تھی۔ جب ماریا کو اطمینان ہو گیا کہ ابھی تک اُس پر کسی قسم کے طلسم نے اثر نہیں کیا۔ تو وہ ایک طرف کھڑی ہو کر لڑکی کو رقص کرتے اور لمبے بالوں اور بڑے سر والے عجیب شکل کے آدمی کو چاندی کا بلّی کے سر والا ڈنڈا ہاتھ میں لیے سر ہلاتے دیکھنے لگی۔ لڑکی کے رقص کرنے کے انداز سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ مجبوری کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساتھ رقص کر رہی ہے۔ وہ تھکی تھکی لگ رہی تھی۔ وہ ذرا لڑکھڑائی تو بڑے سر والے آدمی نے چاندی کے ڈنڈے کو فضا میں بلند کرتے ہوئے خراش دار آواز میں کہا۔

"ناچو! ناچو! نہیں تو میں تمہیں چیونٹی بنا کر جنگل میں پھینک دوں گا۔"

لڑکی ایک دم سنبھل گئی اور رقص کرنے لگی۔ تھوڑی دیر وہ رقص کرتی رہی۔ پھر جب وہ تھکن سے چور ہو کر ایک بار پھر لڑکھڑانے لگی تو بڑے سر والے آدمی نے ہاتھ بلند کر کے کہا "بس اب باقی کل رقص ہوگا۔" وہ تخت سے اُٹھ کر خوب صورت لڑکی کے پاس آیا۔ لڑکی کانپنے لگی۔ اس نے ہاتھ باندھ کر روتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر رحم کرو سامری! مجھ پر رحم کرو۔"

اس بڑے سر والے آدمی کا نام سامری تھا۔ ماریا سمجھ گئی کہ یہ اس کوہ قاف کی وادی کا بادشاہ جادوگر ہے۔ اس نے سامری کا نام بہت سُن رکھا تھا۔ آج وہ اسے پہلی بار انسانی بلکہ نیم انسانی شکل میں دیکھ رہی تھی۔ سامری چاندی کا بلی کے سر والا ڈنڈا لڑکی کے چہرے کے قریب لے آیا۔ لڑکی کا جسم تھر تھر کانپنے لگا۔ وہ چیخ مار کر بولی۔

"خدا کے لیے اسے پرے کرو۔ اسے پرے کرو۔ میں جل جاؤں گی۔ میں جل جاؤں گی۔"

سامری نے ایک قہقہہ لگا کر کہا۔

"خبردار پھر کبھی مجھ سے رحم کی بھیک مت مانگنا۔ تمہیں معلوم نہیں کہ میری کوہ قاف کی سلطنت میں کسی پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اب کل پھر تمہیں رقص کرنا ہوگا۔ اب واپس چلی جاؤ۔"

لڑکی کانپ رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ سامری نے اپنی جیب سے چاندی کی ایک کیل نکالی اور رقص کرنے والی لڑکی کے سر میں زور سے گاڑ دی۔ کیل لڑکی کے سر میں گھسی تو وہ لڑکی سے ایک بلی بن گئی۔ زرد آنکھوں والی سیاہ کالی بلی۔ سامری نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اپنے بھٹ میں جا کر بیٹھ جاؤ۔"

بلی آہستہ سے واپس مڑی اور کمرے سے نکل گئی۔ ماریا تیزی سے اُڑتی ہوئی اس بلی کے پیچھے پیچھے گئی۔ سامری وہاں سے نکل کر دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ماریا نے دیکھا کہ کمرے کی دوسری طرف ایک نیم تاریک سنگ مرمر کا چھوٹا سا حجرہ بنا ہوا تھا۔ بلی اس حجرے میں داخل ہو گئی۔ اندر ایک طرف فرش پر چوکی پڑی تھی۔ بلی آہستہ سے چوکی پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔ وہ بے حد اداس تھی۔ اس نے سر نیچے ڈال رکھا تھا۔ اور ایسے آہستہ آہستہ میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔ جیسے مصیبت میں کسی کو مدد کے لیے پکار رہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو۔ ماریا خاموشی سے اس کے پاس کھڑی ہو گئی۔ بلی کو بالکل احساس نہ ہوا کہ کوئی غیبی شے اس کے قریب کھڑی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ماریا نے دیکھا تھا کہ جانوروں کو اس کا احساس ہو جاتا تھا۔ ماریا کو اس لڑکی کے بارے میں اتنا علم ہو چکا تھا کہ سامری نے اسے یہاں زبردستی پکڑ کر قید کر رکھا ہے۔ وہ اس کی ہمدردی حاصل کر کے وہاں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتی تھی۔ ماریا نے حجرے کے باہر جا کر دیکھا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ ہال کمرے میں گئی۔ وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ ماریا واپس بلی والے حجرے میں آ گئی۔ بلی اسی طرح سر اپنے اگلے پنجوں پر رکھے اداس بیٹھی آہستہ آہستہ کراہ رہی تھی۔ ماریا اس نے غور سے دیکھا۔ بلی کے سر میں چاندی کے کیل کی ٹوپی صاف نظر آ رہی تھی۔

ماریا نے ہاتھ بڑھایا تو بلی غرائی۔ شاید اسے ماریا کے ہاتھ کا احساس ہو گیا تھا۔ ماریا نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ بلی نے چاروں طرف دیکھا اور دوبارہ سر اپنے پنجوں پر ڈال دیا۔ ماریا نے دوسری بار ہاتھ آگے بڑھایا۔ بلی سر اٹھا کر پھر غرائی۔ مگر ماریا نے تیزی سے اس کے سر میں سے چاندی کی کیل باہر کھینچ لی۔ کیل کے باہر آتے ہی بلی پھر سے وہی رقص کرنے والی لڑکی بن گئی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف تکنے لگی۔ وہ حیران تھی کہ جب وہاں کوئی نہیں ہے تو اس کے سر میں سے کیل کس

نے نکالا ہے۔ پھر وہ اپنے آپ سے بولی۔

"سامری میں جانتی ہوں۔ یہ تمہارا بھیجا ہوا کوئی غیبی جادوگر ہے۔ جس نے میرے سر سے کیل کھینچی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ اب تم کیا چاہتے ہو۔ میں ساری رات اور آدھے دن تک رقص کرتی رہی ہوں۔ کیا تم مجھے آرام بھی نہیں کرنے دو گے؟"

تب ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"آہستہ سے بولو۔" لڑکی چپ ہو کر جدھر سے ماریا کی آواز آئی تھی ادھر دیکھنے لگی۔ یہ ایک عورت کی آواز تھی۔ وہ بولی۔

"ضرور تم سامری کی بھیجی ہوئی کوئی بدروح ہو یا چڑیل ہو۔ تم کس لیے آئی ہو؟" ماریا نے کہا۔

"مجھے سامری نے نہیں بھیجا۔"

لڑکی نے تعجب سے پوچھا۔

"پھر تم کون ہو اور یہاں کس لیے آئی ہو؟"

ماریا نے جواب میں کہا۔

"میں تمہیں یہاں سے نکالنے آئی ہوں۔"

اب لڑکی کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا۔ وہ بولی۔

"تم ——— تم کون ہو؟"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میری بات غور سے سنو۔ میں کوئی بد روح یا چڑیل نہیں ہوں۔ میں تمہاری طرح کی ایک لڑکی ہوں۔ مگر کسی خاص وجہ سے میں کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔ مجھے بتاؤ۔ کیا تم یہاں سے آزاد ہونا چاہتی ہو؟"

لڑکی جلدی سے اُٹھ کر حجرے کے باہر گئی۔ دائیں بائیں دیکھ کر اطمینان کیا کہ وہاں کوئی اور آدمی یا عورت تو نہیں ہے۔ پھر جلدی سے حجرے میں آگئی اور جدھر سے ماریا کی آواز آرہی تھی اِدھر تکتے ہوئے بولی۔

"تم یہاں کیسے آگئی ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"اِن باتوں کو چھوڑو۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہاں سے آزاد ہونا چاہتی ہو کہ نہیں؟"

لڑکی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔

"یہ جگہ تو میرے لیے دوزخ سے کم نہیں۔ میں ایک سیکنڈ کے اندر اندر یہاں سے بھاگ جانا چاہتی ہوں۔ مگر تمہیں معلوم نہیں کہ میرا یہاں سے نکلنا ناممکن ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"میں نے سامری کو تمہارا رقص دیکھتے اور تمہیں چاندی

کے کیل کی مدد سے بلّی بناتے دیکھ لیا تھا۔ وہیں سے میں تمہارے پیچھے پیچھے اس حجرے میں آگئی تھی۔ مجھے تم سے ہمدردی ہے۔ میں تمہیں ہر قیمت پر یہاں سے نکال کر لے جاؤں گی۔"

لڑکی نے کہا۔

"اگر میں نے اس محل کے باہر قدم رکھا تو سارے محل میں چیخیں بلند ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اور سامری کے طلسمی آدمی مجھے فوراً پکڑ لیں گے اور ہو سکتا ہے وہ مجھے ہلاک کر ڈالیں گے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"میں تمہیں زمین پر قدم رکھنے ہی نہیں دُوں گی۔ بتاؤ کہ اگر تمہارے پاؤں زمین پر نہ رکھے گئے تو پھر چیخوں کی آوازیں بلند ہوں گی؟"

لڑکی بولی۔

"مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ میرے پاؤں زمین پر نہ لگیں؟ تم تو غائب ہو۔ تمہیں تو کوئی نہیں دیکھ رہا۔ مگر میں تو سب کو نظر آؤں گی۔"

ماریا کہنے لگی۔

"میں تمہیں دوبارہ بلّی بنا کر اپنی گود میں اُٹھا لوں گی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میری گود میں آنے کے بعد تم بھی میری طرح غائب ہو جاؤ گی۔ کیا پھر بھی محل سے چیخوں کی آواز آئے گی؟"

"نہیں" لڑکی نے کہا۔

ماریا بولی۔

"تب تم میرے ساتھ یہاں سے نکلنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

ماریا نے چاندی کی کیل لڑکی کے سر میں دوبارہ گاڑ دی۔ کیل لگتے ہی لڑکی پھر سے بلی بن گئی۔ اب وہ بالکل نہیں غرا رہی تھی ماریا نے بلی کو گود میں اٹھا لیا۔ ماریا کی گود میں آتے ہی بلی غائب ہو گئی۔ ماریا اسے لے کر گنبد والے سنگِ مرمر کے مکان سے نکل کر باغ میں آ گئی۔ یہاں سے وہ سنگِ مرمر کے محل کی چھت پر اوپر بلند ہو گئی۔ فضا میں بلند ہونے کے بعد اس نے اپنے آپ کو تیزی سے اوپر کی طرف اٹھا لیا۔ وہ ہوائی جہاز کی طرح فضا کو چیرتی ہوئی اوپر چلی گئی۔ اور بادلوں کے ساتھ ساتھ کوہ قاف کی وادی سے نکل کر اس طرف نیچے پھسلنے لگی جہاں غار میں کیٹی ناگ اور جوجی سانگ اس کا انتظار کر رہے تھے۔ ماریا کی خوشبو قریب سے آئی تو کیٹی بولی "ماریا آ گئی ہے۔" ماریا غار میں داخل ہوئی اور اس نے بلی کو نیچے رکھ دیا۔ ناگ نے پریشان ہو کر کہا۔

"میرے خدا! ماریا تو بلی بن گئی ہے۔"

ماریا نے ہنس کر کہا۔

"میں بلی نہیں بنی ناگ۔ بلکہ یہ ایک خوب صورت غم زدہ قیدی لڑکی ہے۔ جس کو کوہ قاف کے سامری نے بلی بنا کر قید میں ڈال رکھا تھا۔ میں اسے یہاں لے آئی ہوں۔"

اور ماریا نے بلی کے سر میں سے چاندی کی کیل کھینچ لی۔ اب کیٹی، ناگ اور جوجی سانگ کے سامنے ایک خوب صورت نوجوان لڑکی موجود تھی۔ لڑکی بھی ناگ کیٹی اور جوجی سانگ کو حیرت سے تک رہی تھی۔ ماریا نے کہا۔

"یہ میرے بہن بھائی ہیں۔ یہ سب تمہارے ہمدرد ہیں۔ اب تم ہمیں بتاؤ کہ تم کون ہو اور سامری نے تمہیں کس لیے قید کیا ہوا تھا؟"

لڑکی بولی۔

"میرا نام ماحیری ہے۔ میں شہر سوڈان کے ایک غریب آدمی کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ ایک روز میں رات کو چھت پر سو رہی تھی کہ سامری اپنے تخت پر بیٹھا ادھر سے گزرا۔ اس نے مجھے دیکھا۔ اور اسی وقت مجھے بلی بنا کر اپنے ساتھ کوہ قاف لے گیا۔ تب سے لے کر دو ماہ ہو گئے ہیں میں اس کی قید میں پڑی تھی۔ وہ سامری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساری رات مجھے ناچنے پر مجبور کرتا اور میں تھک کر چور ہو جاتی۔ بس یہی میری دکھ بھری کہانی ہے۔ خدا کے لیے اب مجھے میرے ماں باپ کے گھر پہنچا دو۔ نہیں تو سامری کے طلسمی آدمی مجھے پکڑ کر لے جائیں گے۔ اور تم لوگ بھی یہاں سے بھاگ جاؤ۔ وہ تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ان کے پاس جادو کی طاقت ہے۔"

ناگ نے ماجری سے کہا۔

"ماجری! ہم تمہیں بہت جلد تمہارے ماں باپ کے پاس پہنچا دیں گے۔ تم فکر نہ کرو۔ مگر ہمیں بتاؤ کہ کیا سامری کے محل میں کوئی اور بھی آدمی قید ہے؟"

ماجری نے کہا۔

"نہیں۔ میرے سوا وہاں اور کوئی نہیں۔"

کیٹی نے کہا۔

"میری بہن ٹھنڈے دل سے غور کر کے بتاؤ ہمارا ایک بھائی گم ہو گیا ہے۔ ہم اس کی تلاش میں ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"کیا تم نے کسی ایسے آدمی کو وہاں دیکھا ہے جو چھوٹی انگلی جتنا ہو۔"

ماجری خاموشی سے سوچنے لگی۔ پھر بولی۔

"میں نے ایسا کوئی آدمی سامری کے پاس نہیں دیکھا۔ لیکن ہاں ایک بار اس کو یہ کہتے سنا تھا۔"

ماجری چپ ہو گئی۔ ماریا نے جلدی سے پوچھا۔

"کیا کہتے سنا تھا ماجری۔ یاد کر کے بتاؤ۔ تم چپ کیوں ہو گئیں؟"

ماجری اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے یاد کر کے کہنے لگی۔

"ہاں یاد آ گیا۔ میں ایک رات سامری کے آگے رقص کر رہی تھی کہ اچانک ایک طلسمی آدمی اندر آ گیا۔ وہ سامری کا خاص وزیر تھا۔ کہنے لگا سامری! اس کو کب تک زمین میں دفن کئے رکھنا ہے؟ سامری نے جواب میں کہا تھا۔ ابھی اسے وہیں نیلے حجرے میں ہی زمین میں گڑھا رہنے دو۔ اگلے سال جب جشن ہو گا تو اسے نکالیں گے۔ بس اس کے بعد میں نے کچھ نہیں سنا۔"

ناگ کیٹی اور جولی سانگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طلسمی مکڑی

ماریا نے کہا۔

"ضرور وہی تھیو سانگ ہو گا۔ ہمیں نیلے حجرے میں جا کر اسے تلاش کرنا ہو گا۔"

ناگ بولا۔

"ماریا! کیا تمہیں وہاں کوئی طلسم تو محسوس نہیں ہوا؟"

ماریا بولی!

"نہیں۔ مجھے کسی قسم کے طلسم یا جادو کا وہاں احساس نہیں ہوا۔"

پھر جولی سانگ نے ماجری کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔

"ماجری! تم ہمیں یہ بتاؤ کہ وہاں جادو کا دائرہ کہاں تک ہے۔ کیونکہ ہماری بہن ماریا پر اس کا کوئی

اثر نہیں ہوا۔"

ماجری سمجھ گئی کہ غیبی عورت کو یہ لوگ ماریا کے نام سے پکارتے ہیں۔ وہ بولی۔

"سامری کے محل کے ارد گرد صرف رات کو سورج غروب ہونے کے بعد طلسم کا اثر شروع ہو جاتا ہے۔ دن کے وقت وہاں طلسم کو اٹھا لیا جاتا ہے کیونکہ اس وقت کوہ قاف کے دوسرے لوگوں کو بھی ادھر آنا جانا ہوتا ہے۔ جن پر سامری کے طلسم کا اثر ہو سکتا ہے۔ مگر سورج غروب ہو جانے کے بعد ساری رات اور صبح سورج نکلنے تک وہاں کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی۔ وہاں ایسا طلسم ہے کہ اگر کوئی باہر کا آدمی یا کوہ قاف کا سوائے سامری کے کوئی بھی جادوگر سنگِ مرمر کے شاہی محل میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو وہ جل کر وہیں بھسم ہو جائے گا۔"

ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ کو کوہ قاف میں سامری کے محل کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہو گئی تھیں۔ ناگ نے پوچھا۔

"ماجری! کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ نیلا حجرہ کس طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے جہاں ہمارا دوست تھیوسانگ قید ہے؟"

ماجری بولی۔

"وہ سامری کے محل کے پیچھے ایک باغ کے کنارے پر ہے۔ اور وہاں ہر وقت ایک اژدہا پہرہ دیتا ہے"

ناگ فوراً بولا۔

"بس ٹھیک ہے۔ پہلے حجرے میں مجھے ہی جانا ہوگا۔ اژدہا میری مدد کرے گا"

ماریا کیٹی اور جولی سانگ چپ ہو گئے۔ جولی سانگ نے کہا۔

"اس میں خطرہ ہے ناگ بھیا۔ ہو سکتا ہے اژدہا سامری کے طلسم کے اثر میں ہو اور وہ تمہیں بالکل نہ پہچانے اور تمہیں نقصان پہنچ جائے"

ماریا نے کہا۔

"میں نے سامری کے محل میں جا کر دیکھ لیا ہے کہ مجھ پر وہاں کے جادو کا اثر نہیں ہوتا"

کیٹی نے کہا۔

"مگر تم دن کے وقت وہاں گئیں تھیں۔ رات کو تم پر بھی اثر ہو جائے گا"

ناگ کہنے لگا۔

"اژدہا تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے ماریا۔ کیونکہ اس پر سامری کے طلسم کا اثر ہے اور ممکن ہے وہ تمہیں غیبی حالت میں بھی دیکھ لے۔ اس لیے وہاں مجھے ہی جانا چاہیئے"

ماریا بولی۔

"تو پھر ہم دونوں اکٹھے چلتے ہیں"

کیٹی جلدی سے کہنے لگی۔

"نہیں۔ نہیں۔ ہم دو دوستوں کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے"

ماریا ہنس پڑی۔

"کیٹی! تم گھبرا کیوں رہی ہو۔ ہمیں کچھ نہیں ہوتا۔ ہم دن کے وقت جائیں گے اور سورج غروب ہونے سے پہلے واپس آجائیں گے"

ناگ نے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے ماجری کو اس کے گھر چھوڑنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ رات ہوتے ہی سامری کو علم ہو جائے گا کہ ماجری فرار ہو گئی ہے۔ اور وہ اس کی تلاش میں اپنے طلسمی آدمیوں کو اس وادی میں بھیج دے گا۔ ہم اسے زیادہ دیر اپنے پاس نہ چھپا سکیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گے۔

ماریا کہنے لگی۔

„تو پھر ماجری کو میں ہی اس کے شہر سوڈان پہنچا سکتی ہوں"

ناگ نے کہا۔

„تمہارے پاس چاندی کا طلسمی کیل ہے نا؟"

„ہاں" ماریا نے کہا "کیا تم کیٹی کو بلی بنانا چاہتے ہو"

ناگ ہنس کر بولا۔

„وہ تو پہلے ہی مجھے چھوٹی سی پیاری پیاری خلائی بلی لگتی ہے"

کیٹی نے ناراض ہو کر کہا۔

„اچھا اب میں خلائی بلی ہو گئی؟"

ناگ نے پیار سے کیٹی کے سر پہ ہاتھ رکھا اور بولا۔

„بھئی تم تو ہماری بڑی پیاری بہن ہو۔ جس طرح کی جولی سانگ اور ماریا ہماری پیاری بہنیں ہیں"

پھر ناگ نے ماریا سے کہا۔

„ماریا! تم ماجری کو لے کر جتنی جلدی ہو سکے سوڈان کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ اسے تم بلی بنا کر ہی اپنے ساتھ لے جاؤ اور واپسی پہ چاندی کا طلسمی کیل اپنے

ساتھ ہی لیتی آنا"

جولی سانگ کہنے لگی۔

„مگر جلدی واپس آنا۔ کیونکہ ہم تمہارے آنے کے بعد ہی تھیو سانگ کی بچاؤ کی مہم شروع کر سکیں گے"

جولی سانگ نے پھر ایک آہ بھری اور بولی۔

„کاش میں بھی اپنے بھائی کو بچانے تمہارے ساتھ سامری کے محل میں جا سکتی۔ مگر میں بھی کیٹی کی طرح ایک تو جلنے سے ہلاک ہو سکتی ہوں۔ دوسرے میں غائب بھی نہیں ہو سکتی۔ ماریا کی طرح"

ماریا نے کہا

„جولی سانگ! تھیو سانگ تمہارا ہی نہیں۔ ہمارا بھی بھائی ہے۔ ہم اسے ہر صورت میں سامری کے محل سے نکال لائیں گے۔ اچھا اب میں جاتی ہوں"

اس نے ماجری کے سر میں کیل گاڑ دی۔ ماجری فوراً بلی بن گئی۔ ماریا نے بلی کو گود میں اٹھا لیا۔ ماجری غائب ہو گئی۔ ماریا نے کہا۔

„میں پوری رفتار سے سفر کروں گی۔ مجھے امید ہے کہ میں سورج غروب ہونے تک واپس آجاؤں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گی۔"

"ٹھیک ہے ماریا۔" ناگ بولا۔ "ہم اسی جگہ تمہیں ملے
گے۔"

اور ماریا بلی کو لے کر فضا میں پرواز کر گئی۔ وہ پوری رفتار
سے اُڑنے لگی۔ سوڈان وہاں سے کافی دُور تھا۔ مگر ماریا بڑی
تیزی سے پرواز کر رہی تھی۔ پھر بھی سوڈان وہاں سے اتنا دُور
تھا کہ ماریا جانتی تھی اسے واپس آتے ہوئے شام ہو جائے
گی۔ وہ بادلوں کے اوپر پرواز کر رہی تھی۔ راستے میں بادلوں
میں بجلی کے طوفان کڑکنے لگے۔ ماریا اور زیادہ بلند ہو گئی۔ اب
وہ بادلوں سے اتنی اوپر تھی کہ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے
دُور بادلوں میں بجلیاں کڑک رہی تھیں۔ ماریا اُڑتی چلی گئی۔
جب وہ شمالی افریقہ کے ملک سوڈان کے اوپر آئی تو دن آدھے
سے زیادہ گزر چکا تھا۔ اس نے نیچے آنا شروع کر دیا۔ ماجری
بلی کے روپ میں اس کی گود میں تھی۔ ماریا سوڈان کے شہر سے
واقف تھی۔ وہ سوڈان کے ایک دریا کے اوپر سے گزری تو دریا
کے دوسرے کنارے پر شہر آباد تھا۔ ماریا نیچے دریا کنارے
اُتر گئی۔ اترتے ہی اس نے بلی کے سر میں سے طلسمی کیل نکال کر
اپنے پاس سنبھال کر رکھ لی۔

بلی ماجری کی شکل میں ظاہر ہو گئی۔ ماریا نے اس سے پوچھا

"کیا تمہیں اپنے گھر کا پتہ ہے ماجری؟"

ماجری نے اطمینان کا سانس لے کر کہا۔

"ماریا بہن! اپنے گھر کو کون بھول سکتا ہے۔ میں خدا
شکر اور تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ کہ میں پھر
سے اپنے پیارے وطن کی ہوا میں سانس لے رہی
ہوں۔ میرا گھر وہ جو سامنے والا ٹیلا ہے اس کے دامن
میں ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"تم اپنے گھر کی طرف چلو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

ماجری نے اپنے گھر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ وہ شہر کے بازاروں
میں سے گزرتی ایک کھلے میدان میں آ گئی۔ سامنے وہ ٹیلا تھا جس
کے دامن میں کئی سفید سفید جھونپڑوں ایسے مکان نظر آ رہے تھے۔

ماجری نے کہا۔

"ماریا بہن! تم میرے ساتھ ہو ناں؟"

"ہاں ماجری! میں تمہارے ساتھ ہوں۔" ماریا نے جواب
دیا۔

ماجری کہنے لگی۔

"بس ان مکانوں میں ہمارا بھی ایک مکان ہے۔ ہم
غریب لوگ ہیں۔ میرے ماں باپ مجھے دیکھ کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کس قدر خوش ہوں گے!"

ماجری جب اپنے مکان کے دروازے پر پہنچی تو اس کی ماں اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ اِسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ ماجری نے کہا۔

"اماں! میں تمہاری بیٹی ماجری ہوں"۔

ماں نے خوشی سے چیخ ماری اور اپنی بیٹی کو سینے سے لگا کر رونے لگی۔ ماجری کا باپ بھی دوڑا دوڑا اندر سے باہر آگیا۔ اپنی پیاری بیٹی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ اس اپنی بچی کو سینے سے لگا لیا۔ اور دونوں باپ بیٹی رونے لگے۔ ماریا قریب ہی کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی اور خوش ہو رہی تھی۔ اس نے ماجری کو سمجھا دیا تھا کہ اپنے ماں باپ کے آگے اس کا ذکر نہ کرے۔ ماجری نے اپنے ماں باپ کو یہی بتایا کہ اسے ایک جنّ اُٹھا کر لے گیا تھا جس کے قبضے سے اِسے ایک پری نے آزاد کرایا اور اسے سوڈان شہر میں چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ ماجری کے ماں باپ غیبی پری کو دعائیں دینے لگے۔ جس نے اس کی پیاری بچی واپس ان کے پاس پہنچا دی تھی۔ ماں نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹی! وہ جنّ تمہیں پھر تو نہیں لے جائے گا؟"

ماجری نے کہا۔

"نہیں اماں! پری نے کہا ہے کہ اب جنّ کبھی اس طرف کا رخ نہیں کرے گا۔"

ماریا نے ماجری کو یقین دلا دیا تھا کہ وہ سامری کی طاقت کو ختم کر دیں گے اور وہ پھر اِدھر کبھی نہیں آئے گا۔ اسی لیے ماجری بڑی مطمئن تھی۔

ماریا نے ماجری کے کان میں آہستہ سے کہا۔

"خدا حافظ ماجری! میں جا رہی ہوں"۔

ماجری کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ "خدا حافظ ماریا! تمہارا بہت شکریہ!"۔ ماجری کی ماں نے حیرانی سے پوچھا۔

"یہ تم کس سے بات کر رہی ہو۔ ماجری بیٹی؟"

ماجری نے مسکرا کر کہا۔

"پری کا شکریہ ادا کر رہی تھی اماں"۔

ماں اور باپ نے ایک زبان ہو کر کہا "ہماری طرف سے بھی پری کا شکریہ ادا کرو بیٹی"۔ ماجری نے کہا "ماریا! میری اماں ابا بھی تمہارا شکریہ ادا کر رہے ہیں"۔ ماریا نے بلند آواز میں کہا۔

"خدا حافظ!"

اور وہ وہاں سے پرواز کر گئی۔ ماجری کی ماں اور اس کے باپ نے ماریا کی غیبی آواز سن لی تھی۔ وہ تو ہکا بکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے ہو کر رہ گئے۔ ماجری نے کہا۔

"ماریا! کیا تم چلی گئی ہو؟"

ماریا کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ اس وقت ماریا
کے دریا کے اوپر سے گزر رہی تھی۔ اس وقت دن ڈھلنے
تھا۔ ماریا شام ہونے تک کیٹی، ناگ اور جولی سانگ کے پا
پہنچ جانا چاہتی تھی۔ مگر اسے راستے میں ہی شام ہو گئی۔ ا
ماریا ابھی راستے میں ہی تھی کہ شام ہونے کے بعد کوہ قاف
سامری اپنے سنگِ مرمر کے محل والے تخت پر آکر بیٹھ گیا۔ ا
اپنے غلام کو حکم دیا کہ رقاصہ بلی کو لایا جائے۔ تھوڑی دیر
غلام گھبرایا ہوا آیا اور بولا کہ رقاصہ بلی وہاں نہیں ہے سامری
جیسے بجلی کا جھٹکا لگا۔ وہ ایک دم اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ غص
سے وہ کانپ رہا تھا۔ اس نے دونوں بازو ہوا میں پھی
دیئے اور گرجا۔

"کس کی ہمت ہوئی کہ ہماری رقاصہ کو ہم سے
چھین کر لے جائے۔"

سارے محل میں شور مچ گیا۔ سارے کوہ قاف میں ک
مچ گیا کہ سامری کی چہیتی رقاصہ کو کوئی محل میں سے نکال
کر لے گیا۔ کون آسکتا تھا وہاں؟ کس کو جرأت ہوئی کہ سام
کے محل میں داخل ہو؟ سامری تیز تیز قدموں سے اپنے خاص

طلسمی کمرے میں آیا اور ایک سیاہ بلے کی مورتی کے آگے بازو پھیلا کر بولا۔ "کس نے میرے محل میں آنے کی جرأت کی اے میرے کالے دیوتا؟ مجھے بتا وہ کون ہے جو میری رقاصہ کو لے گیا ہے؟ میں اسے جلا کر بھسم کر دوں گا۔" کالے بلے کی آنکھوں میں روشنی ہوئی اور آواز آئی۔

"سامری! تیری رقاصہ اب اپنے گھر جا چکی ہے۔"

سامری نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

"کون لے گیا اُسے؟"

کالے بلے کی آواز آئی۔

"تمہارے دشمن اس وقت کوہ قاف وادی کی دوسری جانب چٹانوں کے تنگ درے والی غار میں بیٹھے ہیں۔ تم ان سے اپنا بدلہ لے سکتے ہو۔"

سامری کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ وہ سینے پر زور سے ہاتھ مار کر بولا۔

"ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔"

اور سامری نے بھی چاندی کا بلی کے سر والا ڈنڈا پکڑا اور ہوا میں پرواز کرتے ہی غائب ہو گیا۔ دوسری طرف تنگ درے والی چٹان کے غار میں کیٹی، ناگ اور جولی سانگ بیٹھے ماریا کا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک ان کے قریب ہی ایک پتھر میں حرکت پیدا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئی۔ ناگ نے کہا۔

"پتھر کے نیچے کوئی کیڑا ہے"

ناگ نے پتھر کو ہٹا دیا۔ پتھر کے نیچے سے ایک کالی مکڑی باہر نکل آئی۔ اس نے اپنی زبان میں ناگ سے کہا۔ "عظیم ناگ دیوتا! سامری آپ سب کو ہلاک کرنے چلا آرہا ہے" ناگ نے کیٹی سے کہا "اسے پتہ چل گیا ہے کہ ماجری غائب ہے" کیٹی نے گھبرا کر کہا "اب کیا کریں؟" جوجی سانگ کہنے لگی۔

"ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیئے" اس پر مکڑی کہنے لگی۔

"عظیم ناگ کے دوستو! تم لوگوں نے ایک بیٹی کو اس کے گھر پہنچا کر نیک کام کیا ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے تمہاری مدد کرنے کا حکم ملا ہے"

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"تم ہماری کیسے مدد کرو گی؟"

مکڑی بولی۔

"میں تمہارے غار کے منہ میں جالا تن دوں گی"

کیٹی نے کہا۔

"اس سے کیا ہوگا؟"

مکڑی کہنے لگی۔

"یہ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگی۔ تم لوگ اسی

جگہ بیٹھے رہو"

یہ کہہ کر مکڑی بھاگ کر غار کے منہ پر گئی اور اس نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ غار کے منہ پر جالا بننا شروع کر دیا۔ دیکھتے دیکھتے مکڑی نے غار کے منہ پر جالا بُن دیا۔ یہ جالا بڑا نازک تھا۔ جیسے کہ مکڑی کا جالا ہوا کرتا ہے۔ ناگ نے کیٹی سے کہا۔

"کیٹی! سامری جادوگر کا ہمیں خود ہی مقابلہ کرنا ہوگا۔ مکڑی کا جالا ہمیں نہ بچا سکے گا"

کیٹی نے کہا۔

"مگر تم بھول گئے ہو ناگ۔ مکڑی نے کہا تھا کہ اسے خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ ہماری مدد کرو۔ اور جب کوئی حکم خدا کی طرف سے ہوتا ہے تو پھر خدا کی طاقت اس کے ساتھ ہوتی ہے اور خدا کی طاقت کا مقابلہ دنیا کے کروڑوں اربوں سامری مل کر بھی نہیں کر سکتے"

ابھی یہ الفاظ کیٹی کے منہ میں ہی تھے کہ غار میں جیسے زلزلہ آ گیا۔ غار کی دیواریں ہلنے لگیں۔ سامری غار کے باہر پہنچ چکا تھا۔ ایک دھماکہ ہوا اور سامری ظاہر ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں چاندی کا بلّی کے سر والا ڈنڈا تھا۔ جس میں سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔ اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"تم غار میں ہو گے۔ میں جانتا تھا۔ تم نے میری تواضع

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اغوا کر کے میرے انتقام کی آگ کو بھڑکایا ہے۔ میں تمہیں پہلے ختم کروں گا۔ پھر رقاصہ کو جا کر سوڈان سے لاؤں گا۔"

ناگ نے کہا۔

"تم بدمعاش ہو۔ شیطان ہو۔ اور بدی کے دیوتا ہو۔ ہم نے انسانی ہمدردی کی خاطر رقاصہ کو اس کے گھر پہنچایا ہے۔ ہم نے اسے اغوا نہیں کیا۔"

سامری نے اسے چلا کر کہا۔

"میں ابھی تمہیں اس کا مزہ چکھاتا ہوں۔"

اور سامری نے بلی کے سر والے ڈنڈے کا رخ ناگ کی
اور جبلی سانگ کی طرف کر دیا اور منہ سے ایک منتر پڑھا
ایک چیخ کی طرح بھیانک تھا۔ بلی کے سر میں سے آگ کا شعلہ
کر غار کے منہ پہ گرا مگر یہ دیکھ کر سامری حیران ہوا
اس کا طلسمی شعلہ غار کے منہ پر بنے ہوئے مکڑی کے جالے
کا ایک تار بھی نہیں جلا سکا تھا۔ ناگ کیٹی اور جبلی سانگ
بھی غار کے اندر کھڑے یہ سب حیرانی سے دیکھ رہے تھے
سامری نے دوسری بار شعلہ پھینکا۔ اس بار بھی شعلہ غار کے منہ پر مکڑی کے جالے سے ٹکرا کر بجھ گیا اور جالے کو ذرا سا بھی نقصان نہ پہنچا۔ اب تو سامری کو بے حد غصہ آ گیا

اس نے ڈنڈا ہوا میں اچھالا۔ نیچے آتے ہی ڈنڈے نے ایک مگرمچھ کی شکل اختیار کر لی۔ جس کے نتھنوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

مگرمچھ شعلے نکالتا پھنکارتا غار کی طرف لپکا۔ کہ ناگ کیٹی اور جولی سانگ کو ہڑپ کر لے مگر جونہی وہ غار کے جالے سے ٹکرایا ایک دھماکہ ہوا۔ مگرمچھ کے جسم کو ایک دم سے آگ لگ گئی۔ وہ فضا میں دس فٹ اوپر کو اچھلا اور پھر دیکھتے دیکھتے جل کر راکھ ہو گیا۔ سامری نے ایک بھیانک چیخ ماری اور خود آنکھوں سے شعلے نکالتا غار کی طرف بڑھا۔ جونہی وہ غار کے جالے سے لگا۔ وہ بھی دس فٹ اوپر اچھلا اور دھڑام سے نیچے گر پڑا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ مکڑی نے ناگ سے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں اسے ہمیشہ کے لیے قید کرنے لگی ہوں۔ تم لوگ باہر آ کر دیکھو۔"

ناگ کیٹی اور جولی سانگ جالے کو توڑ کر باہر آ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ مکڑی بڑی تیزی سے بے ہوش سامری کے جسم کے گرد اپنے جالے کی تاریں لپیٹ رہی تھی۔ باریک تاریں مکڑی کے منہ اور ٹانگوں سے نکل رہی تھیں اور وہ سامری کے جسم پر ادھر سے ادھر دوڑ دوڑ کر تاریں بکھیر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر اسے جکڑ رہی تھی۔ دیکھتے دیکھتے بے ہوش سامری
سارا جسم مکڑی کے تاروں میں لپیٹ دیا گیا۔ ایسا لگ ر[ہا]
تھا۔ جیسے سامری کو کسی نے باریک سفید کفن میں لپیٹ [دیا]
ہے۔ تب مکڑی سامری کے ماتھے پر چڑھ کر بیٹھ گ[ئی]
اور ناگ کی طرف دیکھ کر بولی۔

"ناگ دیوتا! میں سامری کے ماتھے پر ڈس رہی
ہوں۔ میرے زہر کے اثر سے یہ اس وقت بے ہوش
رہے گا جب تک کہ میرے جیسی کوئی دوسری
مکڑی آکر اس کے ماتھے پر نہیں ڈستی اور میرے
جیسی کوئی دوسری مکڑی ابھی اس دنیا میں پیدا
نہیں ہوئی"

یہ کہہ کر مکڑی نے سامری کے ماتھے پر اپنا ڈنک
دیا۔ مکڑی کی زبان سوائے جولی سانگ کے ماریا اور کیٹی د[و]
سمجھ رہی تھیں۔ کیٹی جولی سانگ کو ساتھ ساتھ سمجھائے جا[رہی]
تھی۔ مکڑی غار میں آگئی۔ ناگ نے کہا۔

"کیا سامری کے بے ہوش ہو جانے سے کوہ قاف
میں اس کا طلسم ٹوٹ گیا ہے؟"

مکڑی کہنے لگی۔

"یہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ اب

وہاں کوئی طاقتور جادوگر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی
جادوگر ہے بھی تو اس کا جادو نقصان نہیں پہنچا
سکتا اور اس پر اپنی قوت ارادی سے قابو پایا جا
سکتا ہے"

اس کے بعد ناگ کو سلام کر کے واپس پتھر کے نیچے چلی
گئی۔ اب رات کی تاریکی پھیل گئی تھی۔ اتنے میں انہیں ماریا
کی خوشبو آنے لگی۔ جب خوشبو قریب آگئی تو ناگ نے ماریا کو
آواز دی۔ ماریا نے جواب میں کہا۔

"میں ماجری کو چھوڑ کر آگئی ہوں۔ مگر یہ غار کے
باہر کس کی لاش پڑی ہے؟"

ناگ اور کیٹی نے ماریا کو سارا واقعہ سنایا تو وہ خوش
ہوئی اور بولی۔

"اب تو ہم رات کے وقت بھی نیلے حجرے میں
جا کر تھیو سانگ کو وہاں سے ڈھونڈ کر نکال
سکتے ہیں"

جولی سانگ فوراً بولی۔

"ہاں۔ ہمیں ابھی جانا چاہیے۔ میں بھی ساتھ جاؤں
گی۔ اب ہمیں کسی طلسم کا کوئی خطرہ نہیں
ہے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی کہنے لگی۔

"پھر بھی مکڑی نے کہا تھا کہ وہاں طلسم کا اثر ہے۔ وہاں دوسرے جادوگر موجود ہیں۔ اور تمہیں نقصان پہنچ سکتا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"ہمیں بہرحال صبح کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ہمیں خطرہ مول نہیں لینا چاہیئے۔ صبح تک کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

اس پر سب نے اتفاق کیا۔ سامری کی لاش غار کے باہر ہی پڑی رہی۔ رات گہری ہوتی گئی۔ ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ غار کے اندر ہی بیٹھے عنبر اور تھیوسانگ کے بارے میں صلاح مشورہ کرتے رہے۔ دوسری طرف جب سامری واپس اپنے محل میں واپس نہ آیا تو سامری کے وزیر جادوگر کو فکر لگی۔ وہ گدھ بن کر ہوا میں اڑتا ہوا وادی میں آگیا کہ سامری کو تلاش کرے۔ اسے بہت جلد ایک پہاڑی کی طرف سے سامری کی بو آنے لگی۔ وزیر جادوگر پہاڑی کے درّے میں آیا تو دیکھا ایک غار کے باہر مکڑی کے تاروں میں لپٹی لاش پڑی ہے۔ وزیر جادوگر لاش کے قریب آہستہ سے اتر آیا۔ بہت جلد اسے پتہ چل گیا کہ یہ سامری کی لاش ہے۔ لاش کا گمان اسے اس لیے ہوا کہ سامری کا سانس اتنا آہستہ چل رہا تھا کہ وزیر جادوگر

پتہ نہ کر سکا کہ سامری بے ہوش ہے۔ وہ لاش کو اٹھانے لگا۔ تو اسے ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ تڑپ کر پرے جا گرا۔ باہر ہلکے شور کی آواز سن کر ناگ کیٹی جولی سانگ اور ماریا باہر نکل آئے۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔

"یہ آواز کیسی تھی؟" ناگ نے کہا۔

گدھ جھاڑیوں کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ ماریا نے اڑ کر ایک چکر لگایا مگر وہ وزیر جادوگر کو نہ دیکھ سکی۔ وزیر جادوگر گدھ بنا جھاڑی کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا۔ اس نے غار والوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ سامری کو انہی لوگوں نے ہلاک کیا ہوگا۔ مگر سامری کے مر جانے سے وزیر جادوگر کی آدھی سے زیادہ طاقت ختم ہو گئی تھی۔ وہ اکیلا ناگ کیٹی اور جولی سانگ کو مار نہیں سکتا تھا۔ جب یہ لوگ واپس غار میں چلے گئے۔ تو وزیر جادوگر تیزی سے اڑ کر اپنے محل میں واپس آگیا۔ آتے ہی اس نے محل کی پرانی جادوگرنی کو سب کچھ بتا دیا۔ پرانی جادوگرنی کہنے لگی۔ "اگر ان لوگوں نے سامری کو ہلاک کر ڈالا ہے تو وہ بہت زبردست طاقت رکھتے ہیں۔ ان کا مقابلہ ہمارا جادو نہیں کر سکتا۔ سامری کے مر جانے سے ویسے بھی ہماری طاقت آدھی رہ گئی ہے۔ ہمیں کسی چالاکی سے ہی انہیں ہلاک کرنا ہوگا۔" وزیر جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ لوگ آخر کون ہیں؟" پرانی جادوگرنی بولا۔

"یہ بلی رقاصہ کے بھائی بہن ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کے پاس طلسم کی بے پناہ طاقت ہے اور وہ رقاصہ کو یہاں سے نکال کر لے گئے ہیں۔ جب سامری ان سے بدلہ لینے گیا تو انہوں نے اسے مار ڈالا"

وزیر جادوگر کہنے لگا۔

"سامری کے مر جانے سے ہماری سلطنت خطرے میں گھر گئی ہے۔ کیا سامری کی جگہ کوئی دوسرا جادوگر یہاں نہیں آسکتا جو اتنی ہی طاقت رکھتا ہو؟"

پرانی جادوگرنی نے کہا۔

"سامری کا ایک استاد تھا جو خود مر چکا ہے۔ اس کی بد روح خلائی جہنم میں اتنی دور جا چکی ہے کہ اگر اسے بلایا تو اسے آتے آتے ایک ماہ لگ جائے گا۔ مگر میں کل سے اس کو واپس بلانے کا چلہ شروع کر دوں گی۔ وہی یہاں آکر ہماری سلطنت کو بچا سکتا ہے۔"

وزیر جادوگر کہنے لگا۔

"تو کیا ہم اپنے سامری کے قاتلوں کو زندہ چھوڑ دیں؟"

پرانی جادوگرنی نے کہا۔

"وہ بہت بڑی طلسمی طاقت رکھتے ہیں۔ اگر وہ سامری کو ہلاک کر سکتے ہیں تو ہم ان کے آگے کیا ہیں۔ ویسے میں اپنا ایک خاص طلسم محل کے ارد گرد پھیلا رہی ہوں۔ جو کوئی باہر کا آدمی ہمارے علاقے میں داخل ہوگا۔ اس کے جسم کو ایسا جھٹکا لگے گا کہ وہ پھر داخل ہونے کی جرأت نہیں کرے گا۔"

وزیر جادوگر بولا۔

"تو جلدی سے یہ طلسم محل کے ارد گرد پھیلا دو۔ اس کی بہت ضرورت ہے۔ جب تک تم سامری کے استاد کی بدروح کو یہاں نہیں بلا لیتی یہ طلسم ہماری حفاظت کرے گا۔"

پرانی جادوگرنی نے اسی وقت آگ جلا کر منتر پڑھے اور محل کی چاروں طرف اپنے طلسم کی لہریں پھیلا دیں۔ اس کام سے فارغ ہو کر وزیر جادوگر اور پرانی جادوگرنی نے سامری کے استاد کی بدروح کو بلانے کے لیے چلہ کرنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شروع کر دیا۔ یہ چلہ ہر روز آدھی رات کو کیا کرتا تھا اور ایک ماہ کے بعد بدروح کی کو وہاں پہنچ جاتا تھا۔

دوسری طرف جب رات گزر گئی اور دن نکل آیا تو ناگ اور ماریا کوہ قاف کے محل کی طرف جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔ اس روز اتفاق سے آسمان پر گہری گھٹا چھا رہی تھی مگر بارش بالکل نہیں ہو رہی تھی۔ گہرے بادلوں کی وجہ سے دن کی روشنی دھیمی ہو گئی تھی۔ ناگ اور ماریا نے کیٹی اور جولی سانگ کو غار میں ہی رہنے کی تاکید کی اور دونوں خدا کا نام لے کر کوہ قاف کے محل کی طرف روانہ ہوئے۔ ماریا نے ناگ کو سانپ بنا کر اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا تھا۔ ماریا فضا میں اُڑتی ہوئی سنگ مرمر کے محل کی دیوار کے پاس اُتر پڑی۔ ناگ نے انسانی شکل اختیار کر کے محل کی دیوار کو غور سے دیکھا۔ کہنے لگا۔

"ہمیں اس دیوار کے دروازے میں سے گزر کر دیکھنا چاہیے۔"

ماریا بولی۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں تمہیں غائب کر کے اپنے ساتھ لیے چلتی ہوں۔"

ناگ نے کہا۔

"نہیں ماریا۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہاں کسی قسم کا کوئی طلسم تو نہیں کیا گیا۔ معمولی طلسم ہی سہی۔ لیکن جادو آخر جادو ہوتا ہے۔"

ناگ نے ایک جگہ محل کا چھوٹا دروازہ دیکھا جو کھلا تھا۔ جونہی ناگ دروازے میں سے داخل ہونے لگا اسے زور دار جھٹکا لگا اور وہ دُور جا پڑا۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ یہاں طلسم کیا گیا ہے۔"

ماریا بولی۔

"ٹھیک ہے تم نے تجربہ کر لیا ہے۔ اب میں تجھے اپنے ساتھ غائب کر کے لیے چلتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ غائب ہونے کے بعد ہمیں جھٹکا نہیں لگے گا۔"

ماریا نے ناگ کو سانپ بننے کے لیے کہا۔ ناگ اسی وقت سانس کھینچ کر سانپ بن گیا۔ ماریا نے سانپ کو اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا۔ ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی ناگ بھی غائب ہو گیا۔ ماریا بڑی احتیاط سے فضا میں بلند ہوئی اور آگے بڑھی۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں محل کی دیوار کے اوپر سے گزرتے ہوئے اُسے جھٹکا نہ لگے گا۔ مگر ایسا نہ ہوا جب ماریا محل کی دیوار کے اوپر سے گزری تو اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جھٹکا نہ لگا۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ جھٹکا صرف جسم ہونے کی صورت میں لگتا ہے۔ ماریا ناگ کو لے کر محل کے پچھواڑے آ گئی کیونکہ رقاصہ بلی یعنی ماجری نے یہی کہا تھا کہ محل کے پیچھے ایک نیلا حجرہ ہے اس حجرے میں سامری نے کسی انسان کو زمین میں دفن کر رکھا ہے۔

ماریا محل کے پچھواڑے ایک باغ میں سے گزر کر دوسری طرف آئی تو وہاں ایک پرانی چھوٹی سی عمارت بنی تھی جس کی دیواروں پر گھاس اُگ رہی تھی۔ بڑی پر اسرار عمارت تھی۔ اس کا گنبد پھوٹ گیا تھا اور اس کا رنگ نیلا تھا۔ ماریا کو یقین ہو گیا کہ یہی نیلا حجرہ ہے۔ ماریا زمین پر اُتر آئی۔ اس نے احتیاط کے طور پر ناگ سے کہا۔

"ناگ! میں چاہتی ہوں کہ تم زمین پر جسمانی حالت میں آ کر دیکھو کہ کہیں تمہیں جھٹکا تو نہیں لگتا۔"

ناگ بولا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے زمین پر رکھ دو۔"

ماریا کہنے لگی۔

"یہ میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ میں جسمانی حالت میں نہیں آ سکتی۔"

ناگ بولا۔

"تم بے فکر ہو کر مجھے زمین پر رکھ دو ماریا۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

ماریا نے ناگ کو زمین پر رکھ دیا۔ ناگ زمین پر آتے ہی سانپ بن گیا۔ مگر اسے جھٹکا بالکل نہ لگا۔ اس نے کہا۔

"مجھے جھٹکا نہیں لگا ماریا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں طلسم نہیں ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"طلسم تو ضرور ہو گا لیکن سامری کے مر جانے سے اس کی شدّت کم ہو گئی ہو گی۔ یا پھر وہ ہماری طاقت کے مقابلے میں کمزور ہے۔ اب ہم نیلے حجرے میں داخل ہوتے ہیں۔ تم میرے پیچھے پیچھے آنا ناگ۔"

ناگ نے کہا۔

"مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ تم میرے آگے آگے جا رہی ہو؟ میں تو تمہیں دیکھ ہی نہیں سکتا۔"

ماریا ہنس کر بولی۔

"ایک بار تو تم مجھے دیکھ لیتے تھے۔ تم نے مجھے بڑا تنگ کیا تھا ناگ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"وہ تو خاص بوٹی کا سرمہ آنکھوں میں لگانے کی وجہ سے ہوا تھا۔ جب تک اس کا اثر رہا میں تمہیں دیکھ سکتا تھا۔ جب اثر ختم ہو گیا تو تم بھی میری آنکھوں سے غائب ہو گئیں"

ماریا کہنے لگی۔

"اچھا اب ان باتوں کو چھوڑو۔ میں اندر جا رہی ہوں۔ تم بھی اب اندر آجاؤ"

ماریا کی خوشبو ایک دم ناگ کے قریب سے ہو کر آگے نکل گئی۔ ناگ بھی پیچھے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ نیلے حجرے میں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اندھیرے میں ناگ اور ماریا نے دیکھا کہ حجرے کی دیواروں کی اینٹیں اکھڑ رہی تھیں۔ چھت کے ساتھ جالے لٹک رہے تھے۔ ناگ نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! تھیوسانگ کی خوشبو نہیں آرہی"

ماریا نے بڑے گہرے سانس لے کر سونگھا۔ تھیوسانگ کی خوشبو بالکل نہیں آرہی۔ ناگ بھیا۔ ہمیں زمین کے اندر کسی گڑھے میں دیکھنا ہو گا۔

ناگ بولا: "میں زمین کے اندر جاتا ہوں"

ناگن کی سازش

ناگ ایک جگہ زمین میں سوراخ کر کے اندر چلا گیا۔ اس نے زمین میں اِدھر اُدھر دیکھا اسے تھیوسانگ کہیں دکھائی نہ دیا۔ وہ اوپر آگیا اور ماریا سے کہا کہ اس جگہ نیچے کچھ نہیں ہے۔ ماریا نے کہا

"زمین کی سطح پہ دیکھو۔ جہاں زمین نرم ہو گی وہیں کوئی گڑھا ہو گا"

ناگ نے حجرے کے کچے فرش پہ رینگنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ زمین اسے نرم نرم محسوس ہوئی۔ وہ وہیں سوراخ کر کے نیچے اتر گیا۔ اچانک اس کا جسم ایک لکڑی کے چھوٹے صندوق سے ٹکرایا۔ ناگ نے باہر آکر ماریا کو بتایا کہ گڑھے کے نیچے کوئی صندوق ہے۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں واپس آگیا۔ یہاں حجرے کے اندر اسکے جسم کو جھٹکا تو نہ لگا۔ مگر زمین اسے بہت گرم محسوس ہونے لگی۔ ماریا اور ناگ نے مل کر صندوق کو زمین کے نیچے سے نکال لیا۔ یہ ایک چھوٹا صندوق تھا جس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر مہر لگی تھی۔ یہ مہر سامری کی تھی۔ ماریا نے ہاتھ مار کر مہر توڑ دیا۔

ڈھکنا اُٹھایا تو خوشی سے ان کے چہرے کھل گئے۔ صندوق کے اندر تھیو سانگ بے ہوش پڑا تھا۔ مگر وہ چھوٹے سائز کا ہو گیا ہوا تھا۔ ناگ نے جلدی سے تھیو سانگ کو باہر نکال لیا۔ ماریا نے اسے غور سے دیکھا۔ کہنے لگی "اس پر جادو کا اثر ہے۔ جس کی وجہ سے بے ہوش ہے۔ اسے یہاں سے لے چلتے ہیں۔" ماریا نے تھیو سانگ کو اُٹھا لیا۔ وہ اس کے ہاتھ میں آنے کے بعد غائب ہو گیا۔ اس کے بعد ناگ نے سانپ کا روپ بدلا۔ ماریا نے اسے بھی اُٹھا لیا۔ اور حجرے سے باہر نکل آئی۔ باہر آتے ہی وہ تیزی سے اُچھل کر فضا میں بلند ہوتی چلی گئی۔ جب وہ کافی اوپر آ گئی تو اس نے اپنا رُخ چٹانوں والی غار کی طرف کر لیا۔

غار میں کیٹی اور جولی سانگ ان کے انتظار میں بے چینی سے بیٹھی تھیں۔ جونہی انہیں ناگ اور ماریا کی خوشبو آئی وہ بڑی خوش ہوئیں۔ یہ خوشبو تیز ہوئی تو ساتھ ہی ماریا کی آواز آئی۔

"تھیو سانگ مل گیا جولی۔"

جولی خوشی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ "کہاں ہے میرا پیارا

بھائی؟"

ماریا نے اسے زمین پر رکھ دیا۔ جولی کے حلق سے حیرت سے چیخ نکل گئی۔

"یہ اتنا چھوٹا کیسے ہو گیا؟ اسے بڑا کرو ماریا۔"

ناگ بولا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا جولی سانگ۔ تھیو سانگ کا ملنا ہی مشکل تھا۔ اس کے بڑے کرنے کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ نکل آئے گا۔"

کیٹی نے تھیو سانگ کو جگہ صاف کر کے لٹا دیا اور بولی۔

"اس پر طلسم کا اثر ہے۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"مگر سامری کا طلسم تو ٹوٹ چکا ہے۔ وہ تو مر گیا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"وہ مرا نہیں بے ہوش ہے۔ اس کے طلسم کا کچھ اثر ضرور باقی رہے گا۔ ٹھہرو میں مکڑی سے مشورہ کرتا ہوں۔"

اور ناگ نے پتھر کو اُٹھا دیا۔ نیچے مکڑی نہیں تھی اس کا سوراخ ضرور تھا۔ ناگ نے مکڑی کی زبان میں اسے آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دی۔ تھوڑی دیر بعد کالی مکڑی سوراخ میں سے باہر نکل آئی۔

"مجھے ناگ دیوتا نے یاد کیا ہے کیا؟"

ناگ نے کہا۔

"ہاں مکڑی! تجھ سے ایک اور کام آ پڑا ہے۔ یہ ہمارا بھائی تھیو سانگ ہے۔ اس کو سامری نے اپنے طلسم سے چھوٹا کر کے بے ہوش کر دیا ہے۔ کیا تم اس کا علاج کر سکتی ہو؟"

مکڑی نے تھیو سانگ کے ارد گرد چکر لگایا۔ پھر اس کے اوپر آ کر اسے اپنی لمبی لمبی ٹانگوں میں لے لیا۔ تھیو سانگ اتنا چھوٹا تھا کہ مکڑی کی ٹانگوں کے پنجرے میں بند ہو گیا۔ پھر مکڑی پیچھے ہٹ گئی اور اپنی ایک ٹانگ لمبی کر کے اپنی تھوتھنی سے نکلی ہوئی سوئی تھیو سانگ کی گردن میں ذرا سی چبھو کر دی اسے ڈس دیا۔ تھیو سانگ کو ایک دم ہوش آ گیا۔ اور اس کی خوشبو بھی ناگ ماریا کیٹی اور جولی کو آنے لگی۔ وہ بڑے خوش ہوئے۔

ناگ نے تھیو سانگ سے کہا۔

"تھیو سانگ! تم ٹھیک ہو ناں؟"

تھیو سانگ نے باریک آواز میں کہا۔

"اب بالکل ٹھیک ہوں۔"

اور اس کے ساتھ ہی تھیو سانگ نے اپنی انگلی بڑا ہونے کے ارادے کے ساتھ اپنے جسم سے لگا دی۔ انگلی کے لگتے ہی تھیو سانگ ایک دم بڑا ہو گیا۔ جولی سانگ تو اپنے بھائی کو پھر سے صحت مند تندرست دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گئی۔ تھیو سانگ نے اسے پیار کیا۔ ماریا کیٹی اور ناگ نے اسے مبارک باد دی کہ وہ پھر سے ٹھیک ہو گیا۔ تھیو سانگ نے مکڑی کا شکریہ ادا کیا۔ ناگ نے بھی مکڑی کا شکریہ ادا کیا۔ مکڑی چلی گئی۔

اب تھیو سانگ نے اپنی اور ناگ کیٹی وغیرہ نے اسے اپنی کہانی بیان کی۔

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیئے اور عنبر کو تلاش کرنا چاہیئے۔"

ناگ بولا۔

"سامری بے ہوش پڑا ہے۔ اس کا کیا کریں؟"

ماریا نے کہا۔

"اسے ہم اس غار میں دفن کر جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہیں ہو گا تو کئی لوگ اغوا ہونے اور سامری کے ظلم و ستم سے بچ جائیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آخر سب کے مشورے سے یہ طے ہوا کہ سامری کو قبر میں بند کر دیا جائے۔ انہوں نے مل کر غار کے اندر ایک قبر کھودی اور سامری کو اس میں دفن کر کے اوپر زمین برابر کر دی۔ اب وہ یہ صلاح مشورہ کرنے لگے کہ انہیں عنبر کی تلاش کے لیے کس طرف جانا چاہیئے۔ ایک تو ایران کوہ قاف کی پہاڑیوں سے زیادہ دُور نہیں تھا۔ دوسرے وہ اس زمانے کا بہت بڑا اور مشہور شہر تھا۔ انہیں امید تھی کہ شاید عنبر وہاں مل جائے۔ یہ سارے ساتھی پہاڑی درے سے نکل کر وادی میں آگئے۔ پھر وہ اس کچی سڑک پر چلنے لگے جو ملک ایران کی سرحد تک جاتی تھی۔ راستے میں کئی ویران میدان اور جنگلی علاقے آتے تھے۔ وہ چلتے جا رہے تھے۔

دوسری طرف عنبر اور کستوری ناگن ایران کے قریب پہنچ گئے تھے۔ دن ڈوب رہا تھا کہ وہ ایران کے دارالحکومت پرسی پولس میں داخل ہو گئے۔ پرسی پولس اُس زمانے کا بہت ترقی یافتہ شہر تھا اور اس میں خوب صورت کاروانی سرائیں تھیں جہاں قافلے آکر اُترتے تھے اور مسافر ٹھہرتے تھے۔ عنبر نے شہر میں آتے ہی سب سے پہلے وہاں کی فضا کو اچھی طرح سے سونگھا۔ اُسے ناگ ماریا کیٹی اور تھیو سانگ جولی سا نگ میں سے کسی خوشبو محسوس نہ ہوئی۔ اس نے کستوری ناگن

سے کہا۔

"کستوری ناگ کی خوشبو تو نہیں آرہی مگر اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے کہ ہم میں سے کوئی بچھڑ جائے تو اس کی خوشبو کسی شہر میں سے نہیں آتی مگر پھر وہ ہمیں کہیں نہ کہیں مل جاتا ہے۔"

کستوری ناگن جلد سے جلد ناگ دیوتا کو قابو میں کرنے کی خواہش مند تھی مگر وہ عنبر کی مدد کے بغیر اسے حاصل نہیں کر سکتی تھی۔ بڑی چالاکی سے کہنے لگی۔

"آہ! میں کب ناگ دیوتا کا دیدار کروں گی بس دل میں یہی ایک حسرت رہ گئی ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں کستوری بہن! ناگ ہمیں ضرور ملے گا۔ چلو۔ اس سرائے میں جا کر ٹھہرتے ہیں۔"

وہ شہر کی کارواں سرائے میں آگئے۔ انہوں نے دو کوٹھڑیاں لے لیں۔ ایک میں عنبر اور دوسری کوٹھڑی میں کستوری ناگن نے اپنا بستر جما لیا۔ عنبر نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں شہر میں جا کر ناگ کا سراغ لگانے کی کوشش کرتا ہوں۔ تم کہیں جانا نہیں۔"

کستوری ناگن نے دل میں کہا۔ میں کہاں جاؤں گی ناگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بغیر میں تو اسے اغوا کر کے ہی لے جاؤں گی اب۔ مگر اوپر سے بڑے نرم لہجے میں بولی:

"بہت اچھا عنبر بھیا! میں اسی جگہ رہوں گی مگر تم جلدی آ جانا۔ اکیلے مجھے ڈر لگے گا۔"

عنبر چلا گیا۔ کستوری ناگن کوٹھڑی کی کھڑکی کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ کر باہر کا منظر دیکھنے لگی۔ سرائے کے میدان میں اونٹ اِدھر اُدھر بندھے تھے۔ مسافر ٹولیوں کی صورت میں برآمدوں میں بیٹھے گپیں لڑا رہے تھے۔ اتنے میں ایک سپیرا وہاں آ گیا۔ وہ بین بجا رہا تھا۔ اس کی بغل میں سانپوں کی پٹاری والا جھولا تھا۔ وہ کستوری ناگن کی کھڑکی سے چند قدموں کے فاصلے پر آ کر سانپوں کا تماشہ دکھانے لگا۔ لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ سپیرے نے سانپوں کی پٹاری کھول دی۔ وہ بین بجانے لگا اور ایک سانپ اس کی بین کی آواز پر رقص کرنے لگا۔ کستوری ناگن خاموشی سے سانپ کو جھومتے تکتی رہی۔ سانپ اپنا پھن اُٹھائے جھوم رہا تھا۔ کستوری ناگن نے سانپ کی آواز میں اُسے کہا "تم کب تک جھومتے رہو گے!" یہ سانپ ایک ناگن تھی۔ اس نے ناگن ملکہ کی آواز سُنی تو جھومتے جھومتے رُک گئی۔ پھن کو اس کھڑکی کی طرف گھمایا جہاں کستوری ناگن بیٹھی تھی۔ پھر

کہا۔ "ناگن ملکہ میرا اسلام۔ ملکہ ناگن! جب تک یہ سپیرا بین بجائے گا میں جھومتی رہوں گی۔"

کستوری ناگن نے پوچھا۔

"تمہیں کچھ ناگ دیوتا کی بھی خبر ہے؟"

ناگن سانپ نے جھومتے ہوئے کہا۔

"ناگن ملکہ! ناگ دیوتا کو میں نے پیچھے صحرا میں دیکھا تھا۔ وہ اسی شہر کی طرف آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے ساتھی بھی ہیں۔"

کستوری ناگن تو خوشی سے اُچھل پڑی۔

"کیا تم نے خود دیکھا تھا ناگ دیوتا کو؟"

"ہاں ناگن ملکہ" سانپ نے کہا "میری آنکھیں کبھی دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ میں ناگ دیوتا کو پہچانتی ہوں۔ وہ اسی شہر کی طرف آ رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ کل تک اس شہر میں پہنچ جائیں گے۔"

کستوری ناگن کے لیے یہ ایک بہت بڑی خوش خبری تھی۔ اس نے ناگن سانپ کا شکریہ ادا کیا۔ سپیرے نے دیکھا کہ اس کا سانپ اب جھوم نہیں رہا اور اس کا رُخ ایک کوٹھڑی کی کھڑکی کی طرف ہے۔ اس نے دل میں سوچا کہ یہ سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڑکی کی طرف کیوں تک رہا ہے۔ تجربہ کار سپیرا تھا۔ اس کے دل میں کچھ شک سا پیدا ہوا۔ کھڑکی میں اس نے ایک خوب صورت نوجوان لڑکی کو بیٹھے دیکھا۔ سپیرے نے تماشہ ختم کر کے سانپ کو پٹاری بند کیا اور دوسری طرف چلا گیا۔ کستوری ناگن سوچنے لگی کہ وہ عنبر کے آتے ہی اُسے یہ خوش خبری سنائے گی کہ ناگ اسی شہر میں آج یا کل شام تک پہنچ جائے گا۔

چنانچہ جب عنبر شہر بھر کی آوارہ گردی کے بعد سرائے میں واپس آیا تو کستوری ناگن نے کہا۔

"میرا دل کہتا ہے عنبر کہ ناگ دیوتا آج یا کل تک یہاں پہنچنے والا ہے۔"

عنبر نے چارپائی پر بیٹھے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ ناگ دیوتا اس شہر میں آ رہا ہے؟"

کستوری ناگن مسکراتے ہوئے بولی۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے عنبر۔ میں ناگ دیوتا کی پجارن ہوں۔ میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ کل تک ناگ یہاں پہنچ جائے گا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"میں تو سارا شہر دیکھ آیا ہوں۔ مجھے ناگ کا کہیں

کوئی سراغ نہیں ملا۔ اب تم کہتی ہو تو دو دن اور دیکھ لیتے ہیں۔"

وہ رات گزر گئی۔ دوسرے دن کی روشنی پھیلی تو اچانک عنبر برآمدے سے بھاگتا ہوا کستوری ناگن کے پاس آیا اور بولا۔

"کستوری! کستوری بہن! مجھے ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کی خوشبو آرہی ہے وہ لوگ شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ تم ٹھیک کہتی تھیں۔"

کستوری ناگن بھی خوشی سے جھوم اٹھی۔ اس کی سازش کامیاب ہونے کا وقت آگیا تھا۔ کہنے لگی۔ "میں نہ کہتی تھی کہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ ناگ دیوتا ضرور آئیں گے۔ میں ان کی پجارن ہوں۔"

عنبر بے تاب ہو رہا تھا۔ بولا۔

"تم ناگ اور میرے دوستوں کی خوشبو محسوس نہیں کر سکتیں کستوری بہن! مگر مجھے ان کی خوشبو برابر آرہی ہے۔"

کستوری ناگن نے کہا۔

"تم انہیں جا کر یہاں لے آؤ نا عنبر بھائی؟"

عنبر مسکرا کر بولا۔

"اگر ان کی خوشبو مجھے آرہی ہے تو میری خوشبو بھی انہیں جا رہی ہے۔ وہ میری خوشبو پہ خود ہی یہاں پہنچ جائیں گے۔"

اور ایسا ہی ہوا۔ ناگ، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جوگی سانگ ایران کے دارالحکومت میں داخل ہوئے تو انہیں عنبر کی خوشبو آئی۔ ناگ خوشی بولا۔

"عنبر کی خوشبو آرہی ہے۔"

کیٹی ماریا بھی بے حد خوش ہوئیں۔ انہیں بھی عنبر کی خوشبو آرہی تھی۔ اب وہ خوشبو کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ ماریا نے کہا۔

"میں آگے جا کر دیکھتی ہوں۔ میرا خیال ہے یہ خوشبو سرائے کی طرف سے آرہی ہے۔"

ماریا تیزی سے فضا میں اُڑ گئی۔ خوشبو سرائے ہی سے آرہی تھی۔ ماریا چند لمحوں میں سرائے میں پہنچ گئی۔ دیکھا کہ عنبر برآمدے میں ایک خوب صورت سانولی سی لڑکی کے ساتھ بیٹھا اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے۔ عنبر کو ماریا کی تیز خوشبو آئی تو سمجھ گیا کہ ماریا قریب ہے۔ بولا۔

"ماریا یہ تم ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے کہا۔

"یہ تو میں ہی ہوں۔ مگر یہ کون ہے؟"

عنبر نے ہنس کر کہا۔

"کون یہ؟ یہ میری بہن کستوری ہے۔ ناگ دیوتا کی پجارن ہے۔ یہ ناگ دیوتا کے درشن کرنا چاہتی ہے۔ ناگ کیٹی تھیوسانگ اور جوگی سانگ کہاں ہیں۔ مجھے تو ان کی خوشبو بھی آرہی ہے۔"

اتنے میں یہ سب لوگ بھی وہاں پہنچ گئے۔ عنبر ایک ایک سے ملا اور سب خوشی خوشی عنبر کی کوٹھڑی میں آکر بیٹھ گئے۔ کستوری ناگن نے ناگ کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ اس کے سوائے اور کوئی ناگ دیوتا نہیں ہو سکتا۔ مگر ناگ اُسے نہیں پہچان سکا تھا۔ کیونکہ ناگنوں کی خلائی دنیا کی ملکہ ہونے کی وجہ سے کستوری ناگن جسم کے گرد ایک ہلکی ہلکی دھند ہر وقت چھائی رہتی ہے۔ سب کستوری ناگن کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ ماریا نے کہا۔

"عنبر بھائی! کیا تم نے اس لڑکی کو ہمارے راز بتا دیئے ہیں؟"

عنبر بولا۔

"بھئی راز تو میں نے نہیں بتائے بس یہی کہا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ ہم سب آپس میں دوست ہیں اور بھائی بہن ہیں اور دنیا کے سفر پر نکلے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کستوری بہن نے ناگ دیوتا کا دیدار کرنے کے لیے اتنی مصیبتیں برداشت کی ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔"

پھر عنبر نے کستوری ناگن کا ناگ سے تعارف کروایا اور کہا۔

"کستوری بہن! یہ ہے ناگ دیوتا۔"

کستوری ناگن کو تو پہلے ہی سے ناگ کے جسم سے ایسی خوشبو آنے لگی تھی جو صرف ناگ دیوتا کے جسم سے ہی سے نکل سکتی تھی۔ مگر وہ انجانی بنی رہی اور ایکدم سے ناگ کے قدموں پر سر رکھ دیا اور بولی۔

"ناگ دیوتا! میں تمہاری داسی ہوں۔ پجارن ہوں، غلام ہوں۔ لونڈی ہوں۔ میرے دھن بھاگ کہ تمہارے درشن ہوئے۔ تمہارا دیدار نصیب ہوا اب چاہے میں مر بھی جاؤں تو مجھے افسوس نہیں ہوگا۔"

ناگ نے کستوری ناگن کو اٹھایا اور بولا۔

"کستوری بہن! انسان کو سجدہ نہیں کیا جاتا۔ سجدہ صرف خدا کے آگے کیا جاتا ہے۔ تم اگر میری

پجارن ہو تو میں بھی تمہاری عزت کرتا ہوں۔"

کستوری ناگن نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں جنم جنم سے تمہارے دیدار کی پیاسی تھی۔ اس جنم میں میں ایک سپیرے کے گھر پیدا ہوئی۔ وہاں سے مجھے ڈاکو اغوا کر کے لے گئے۔ مگر عنبر بھائی نے میری جان بچائی۔ میرے باپ نے مجھے ایک منتر سکھا دیا تھا جس کو پڑھ کر میں سانپ بن جاتی ہوں۔ میں تم سے کچھ نہیں چھپانا چاہتی۔ یہ منتر میں نے اس لیے سیکھا تھا کہ شاید کبھی سانپ بن کر ہی ناگ دیوتا کے قدموں تک پہنچ جاؤں۔"

ناگ، کیٹی، ماریا، تھیوسانگ اور جولی سانگ یہ سن کر بڑے غور سے کستوری ناگن کی طرف تکنے لگے۔ تھیوسانگ نے کہا۔

"کیا سچ مچ تم سانپ بن جاتی ہو؟"

ماریا نے پوچھا۔

"یہ منتر تو بڑا قیمتی منتر ہے۔"

کیٹی اور جولی سانگ کہنے لگیں کہ یہ منتر تو یہاں کسی کے پاس نہیں ہے۔ ناگ بھی غور سے کستوری ناگن کو تک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا تھا۔ مگر اسے اس کے جسم سے کسی قسم کی خوشبو نہیں آ رہی تھی جو یہ ظاہر کرتی کہ یہ عورت کوئی پُر اسرار ناگن ہے۔

ناگ نے کہا۔

"کیا تم ہمیں سانپ بن کر دکھا سکتی ہو؟"

کستوری ناگن نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے تمہارے سامنے ایسا منتر پڑھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مجھے اس منتر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ میرے سپیرے باپ نے جب دیکھا کہ میرے دل میں ناگ دیوتا کی اتنی محبت ہے۔ اور میں ناگ دیوتا سے ملنے کو اتنی بے تاب ہوں تو اس نے یہ منتر مجھے سکھا دیا اور کہا بیٹی اگر تمہیں انسانی شکل میں ناگ دیوتا کے درشن نہ ہوں۔ تو یہ منتر پڑھ کر سانپ بن جانا۔ ہو سکتا ہے کہ تم سانپ بن کر ناگ دیوتا کے قدموں تک پہنچ جاؤ۔"

عنبر خاموش تھا۔ ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ سب کے سب کستوری ناگن کو دلچسپی کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں نے سب پر اثر کر دیا تھا۔ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ لڑکی کستوری واقعی ناگ کی دیوانی ہے۔ ناگ نے کہا۔

"اچھا۔ تم ہمیں سانپ بن کر دکھاؤ۔"

کستوری ناگن نے ہاتھ جوڑے ہوئے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں صرف تمہاری اجازت سے ایسا کر رہی ہوں۔ ورنہ یہ میری جرأت نہیں کہ تمہارے سامنے کوئی منتر پڑھوں۔"

اس وقت کستوری ناگن دل میں عنبر کو برا بھلا کہہ رہی تھی کہ خوامخواہ اس کی وجہ سے اسے ناگن بن کر ڈسنا پڑا۔ اور اس پر یہ بھید کھل گیا۔ مگر وہ مجبور تھی۔ اس نے آنکھیں بند کریں۔ کستوری ناگن کے اندر کس قدر طاقتیں تھیں۔ یہ تو ناگ عنبر ماریا اور کیٹی جولی سانگ تھیوسانگ میں سے کسی کو خبر ہی نہیں تھی۔ کستوری ناگن نے آنکھیں بند کیں اور فوراً اب وہاں اس کی جگہ ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی ناگن کنڈلی مارے بیٹھی تھی۔ کستوری ناگن نے بڑی چالاکی اور سمجھ داری سے کام لیا تھا۔ وہ جان بوجھ کر زرد سونے کے رنگ کی ناگن ملکہ نہیں بنی تھی۔ جس کے سر پہ سونے کا تاج تھا۔ اس لیے کہ کہیں ناگ اسے پہچان نہ لے کہ یہ تو ناگن ملکہ ہے۔ حالانکہ اسے یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ ناگ اسے بالکل نہیں پہچان سکتا تھا۔ کیونکہ ناگنوں کی خلائی دنیا کی ملکہ ہونے کی وجہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے کستوری ناگن کے جسم کے گرد ایک دُھند چھائی تھی
جو اس کی تمام طاقتوں کے راز کو دوسرے لوگوں اور خاص طور
پر ناگ دیوتا سے چھپا رہی تھی۔

کستوری ناگن نے سانپ کی شکل میں ناگ کے پاؤں کے
پاس آکر اپنا سر جھکا دیا۔ سب بڑے غور سے سفید رنگ کے
سانپ کو دیکھ رہے تھے۔ ناگ نے کہا۔

"یہ سفید سانپ کا منتر ہے۔ اس لڑکی کا سپیرا باپ بہت
زبردست سپیرا تھا۔ یہ منتر ہزاروں سال بعد کسی سپیرے
کو ملتا ہے۔"

کستوری ناگن ناگ کی گفتگو برابر سن رہی تھی۔ وہ جلدی
سے انسانی شکل میں واپس آ گئی۔ اور ہاتھ باندھ کر ناگ کو سلام
کیا اور عاجزی سے بولی۔

"مجھے معاف کر دینا عظیم ناگ دیوتا! میں نے آپ
کے سامنے سانپ بن کر گستاخی کی ہے۔"

ناگ بھی اس مکار ناگن کے جھانسے میں آ گیا تھا۔ اصل
میں خوشامد بڑا خطرناک ہتھیار ہوتا ہے۔ اس کا وار شاید
ہی کبھی خالی جاتا ہو۔ ناگ ویسے بھی بھولا تھا۔ اس نے
کستوری ناگن کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کوئی بات نہیں کستوری بہن! اب میں تمہارے پاس

ہوں۔ ویسے بھی اب تمہ
بننے کی ضرورت نہیں ہٹ رہے تھے دوسری کوٹھڑی میں کستوری
کستوری ناگن نے فورا کے منصوبے پر غور کرنا شروع کر دیا
"عظیم ناگ دیوتا کے ہ ماریا سے خطرہ تھا۔ جو نظر نہیں آتی
کی ضرورت نہیں" ے اندر چھپایا ہوا خلائی سانپ کا منکا
اس کے بعد سب لیا اور دوبارہ قمیض کے اندر چھپا کر
نے کستوری سے کہا۔ ی ناگن کو خیال آ گیا کہ کہیں غیبی عورت
"تم تھوڑی دیر کے ۔ نہ رہی ہو۔ وہ جلدی سے چارپائی
ہمیں ذرا کچھ اپنی باتیں۔ اور ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ
کستوری ناگن جلدی۔
گیا اور دوسری کوٹھڑی میں بیٹھی دیوتا! تمہارا لاکھ لاکھ شکر
نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب اس عورت کو بھیج دینا چاہیئے
اس نے ناگ دیوتا کے درشن کر لیے ہیں۔ اس کا
یہاں کوئی کام نہیں۔"

عنبر بولا۔
"بالکل ٹھیک ہے۔ میں ماریا سے اتفاق کرتا ہوں۔"
جولی سانگ کہنے لگی۔
"مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ عورت اندر سے کچھ اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ے کستوری ناگن کے

جو اس کی تمام طاقتوں کے راز

پر ناگ دیوتا سے چھپا رہی تھی ... توری ناگن پر تشک کا اظہار کیا

کستوری ناگن نے سانپ کی

پاس آکر اپنا سر جھکا دیا۔ سب بڑے ... دن سے رہ رہا ہوں۔

سانپ کو دیکھ رہے تھے۔ ناگ نے ... سے محبت کرنے والی

"یہ سفید سانپ کا منتر ہے۔ اس ... تو راتوں کو اٹھ اٹھ

زبردست سپیرا تھا۔ یہ منتر ہزار ... کرتی تھی۔ یہی وجہ ہے

کو ملتا ہے۔" ... فیصلہ کیا کہ اس عورت

کستوری ناگن ناگ کی گفتگو برابر ... ں ہو گیا ہے۔"

ے انسانی شکل میں واپس آ گئی۔ اور

کیا اور عاجزی سے بولی۔ ... طرح بڑے بھولے ہو۔

... ہماری طاقتیں نہیں بتانی چاہیے

تھیں۔"

عنبر بولا۔

"اس میں مجھے تو کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ اور پھر یہ ایک گمنام سی عورت ہے۔ ہم سے جدا ہو جائے گی اور پھر ہمیں اس سے اور اسے ہم سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ چونکہ میں نے اسے ناگ سے ملانے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لیے اس کا تم لوگوں سے ملنا بھی

قدرتی بات تھی۔"

ادھر یہ لوگ اپنی باتیں کر رہے تھے دوسری کوٹھڑی میں کستوری ناگن نے ناگ کو اغوا کرنے کے منصوبے پر غور کرنا شروع کر دیا تھا۔ اسے سب سے زیادہ ماریا سے خطرہ تھا۔ جو نظر نہیں آتی تھی۔ اس نے اپنی قمیض کے اندر چھپایا ہوا خلائی سانپ کا منکا نکال کر دیکھا۔ اسے صاف کیا اور دوبارہ قمیض کے اندر چھپا کر رکھ لیا۔ پھر اچانک کستوری ناگن کو خیال آ گیا کہ کہیں غیبی عورت ماریا یہاں آ کر اسے دیکھ نہ رہی ہو۔ وہ جلدی سے چارپائی پر بیٹھ گئی۔ آنکھیں بند کر لیں۔ اور ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ بولنے لگی۔

"دنیا جہان کے مالک! عظیم دیوتا! تمہارا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے ناگ دیوتا کا دیدار ہوا۔ میں دنیا کی خوش قسمت عورت ہوں۔ میں تم سب دیوتاؤں کا شکر ادا کرتی ہوں۔"

اس خیال سے کہ شاید ماریا اسے دیکھ رہی ہو گی کستوری ناگن ناگ دیوتا کو یاد کر کے آہستہ آہستہ جھومنے لگی۔ مگر ماریا وہاں نہیں تھی۔ وہ دوسری کوٹھڑی میں عنبر ناگ کیپٹن تھیوسانگ اور جولی سانگ کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مدت کے بعد سب دوست اکٹھے ہوئے تھے۔ اس بات پر وہ بے حد خوش تھے۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

خلائی مُہرہ

اگ کہنے لگا۔

"ایک مدت کے بعد ہم سب ساتھی اس شہر میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بڑی مبارک بات ہے۔ پھر نہ جانے حالات اور واقعات ہمیں کب ایک دوسرے سے الگ کر دیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہم کچھ روز ایران کے اس خوب صورت شہر میں گزاریں۔ یہاں کی خوب سیر کریں۔ تاریخی عمارتیں دیکھیں۔"

تھیوسانگ بولا۔

"ابھی تو تاریخ شروع ہوئی ہے۔ ابھی تو تاریخی عمارتیں آگے جا کر بنیں گی۔"

ماریا نے کہا۔

"لیکن یہاں کے بادشاہ نے بھی بہت سے خوب صورت محلات تعمیر کیے ہیں۔ ایک کوہ بے ستون بھی ہے۔ اس کی سیر کریں گے۔ لیکن میں پھر یہی کہوں گی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اسے کستوری بہن کو اب یہاں سے اس کے
ملک کی طرف روانہ کر دینا چاہیئے۔"

عنبر بولا۔

"وہ اکیلی کیسے جائے گی۔ ہم میں سے کسی اُس کے
ساتھ جانا ہوگا۔"

ماریا نے ناراض ہو کر کہا۔

"تم نے اپنی کستوری بہن کا ٹھیکہ لیا ہے تم ہی اسے
چھوڑ کے آؤ اب۔"

عنبر ہنس پڑا۔ کیٹی کہنے لگی۔

"کیا وہ اکیلی نہیں جا سکتی۔ آخر اسے سانپ بن جانے
کا منتر آتا ہے۔ وہ سانپ بن کر بھی جا سکتی ہے۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"مجھے تو یہ عورت کوئی بڑی چالاک قسم کی لگتی
ہے۔ کہیں ہمارے خلاف کسی کی یہ سازش تو
نہیں ہے؟"

ناگ ہنس کر بولا۔

"تم خوامخواہ شک کرنے لگی ہو۔ جولی سانگ ایسی
کوئی بات نہیں ہے۔ اور پھر ہمارے خلاف
تو سازشیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ مگر مجھے یہ عورت
چالاک نہیں لگتی۔"

اب ماریا نے جولی سانگ کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"میں جولی سانگ کے حق میں ہوں۔ مجھے بھی یہ عورت
خطرناک لگتی ہے۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"تو پھر تم دو ایک روز اس کی جاسوسی کر کے دیکھ لو۔"

ماریا نے جھنجھلا کر کہا۔

"میں اس پر اپنا وقت کیوں ضائع کروں۔ سیدھی
بات ہے۔ اس نے ناگ دیوتا کا دیدار کر لیا ہے
اب اسے چلے جانا چاہیئے۔"

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا اور کہا۔

"ویسے ماریا ٹھیک ہی کہتی ہے۔ کیونکہ ہمارا آپس
کا ساتھ ہے۔ ہمارے کئی راز ہیں۔ ایک غیر عورت
کو ہمارے ساتھ نہیں رہنا چاہیئے۔ تم اس سے
بات کرو کہ اب وہ چلی جائے۔"

عنبر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے کہہ دوں گا۔"

اسی روز کوئی دو گھنٹے بعد عنبر کستوری ناگن کے کمرے میں
گیا۔ کستوری ناگن نے ان کی ساری باتیں سن لی تھیں۔ جب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے اسے جانے کے لیے کہا تو کستوری ناگن جھُوٹ مُوٹ کے آنسو بہانے لگی۔ اور روتے ہوئے بولی۔

"پیارے بھائی! مجھے اتنی جلدی ناگ دیوتا سے جدا نہ کرو۔ مجھے کچھ روز اور اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا لینے دو۔ پھر میں چلی جاؤں گی"۔

عنبر نے یہ بات ناگ ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کو جا کر بتا دی۔ آخر سب نے یہی فیصلہ کیا کہ کستوری کو صرف تین روز اور ساتھ رکھا جائے گا اور چوتھے روز اسے رخصت کر دیا جائے گا اور سانپ بن کر اکیلی ہی جائے گی۔ عنبر نے کستوری ناگن کو اس فیصلے سے آگاہ کر دیا۔ کستوری سمجھ گئی کہ اب یہ لوگ اسے اپنے ساتھ نہیں رکھیں گے۔ اس نے بھی اپنے خطرناک منصوبے کے عمل کو تیز کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اُداس آواز میں بولی۔

"اگر آپ لوگ مجھے اپنے ساتھ بالکل ہی نہیں رکھنا چاہتے تو میں آپ کو مجبور نہیں کروں گی۔ ٹھیک ہے میں تین دن کے بعد چلی جاؤں گی۔ میرے لیے ناگ دیوتا کے ساتھ تین دن اور بھی رہنا ہی بڑی خوش قسمتی کی بات ہوگی"۔

چونکہ کستوری ناگن کو الگ کرنے کا فیصلہ کیا جا چکا تھا اس

بے کسی نے ماریا یا ناگ کو یہ نہ کہا کہ چھُپ کر کستوری ناگن کی سرگرمیوں کی نگرانی کی جائے۔ ویسے کستوری ناگن اب بہت زیادہ ہوشیار ہو گئی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ماریا غیبی عورت ہے اور وہ کسی بھی وقت اس کی کوٹھڑی میں داخل ہو کر اس کی نگرانی کر سکتی ہے۔ کستوری ناگن کے لیے ضروری تھا کہ وہ خلائی ناگن کے منکے کو کسی پانی والی جگہ پر بیٹھ کر سات مرتبہ منتر پڑھ کر دھوئے۔ چنانچہ ایک شام موقع پا کر کستوری ناگن ایک نہر کی طرف نکل گئی۔ قمیض کے اندر سے منکا نکال کر اس نے اپنے پاس رکھ لیا اور منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ وہ بڑی تیزی سے منتر پڑھ رہی تھی۔ اسے خیال لگا تھا کہ کہیں ماریا اس کا پیچھا کرتی وہاں نہ پہنچ گئی ہو۔ منتر پڑھنے کے بعد اس نے پھُونک مار کر خلائی ناگن کے منکے کو سات بار نہر کے صاف پانی سے دھویا۔ پھر اسے قمیض کے اندر چھپا لیا۔

جب وہ واپس سرائے میں آئی تو عنبر نے پوچھا۔

"کستوری بہن! کہاں گئیں تھیں تم؟"

کستوری ناگن نے بڑی عاجزی سے کہا۔

"نہر پر منہ دھونے گئی تھی۔ جُوں جُوں ناگ دیوتا سے بچھڑنے کا دن قریب آ رہا ہے۔ میرا دل اُداس ہو رہا ہے"۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے اِسے تسلی دی اور کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کبھی تمہارے شہر کی طرف ہمارا گزر ہوا تو میں ناگ کو لے کر تمہارے گھر ضرور آؤں گا۔"

کستوری ناگن نے دل میں کہا۔ احمق آدمی اب ناگ کو ہمیشہ کے لیے بھول جاؤ۔ تم مجھے ناگ سے دُور کر رہے ہو۔ میں تم سے ہمیشہ کے ناگ کو لے جاؤں گی۔ کستوری ناگن کے رخصت ہونے میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ وہ دن میں تین چار بار ناگ کو جاکر ضرور سلام کرتی اور یہ کہہ کر کچھ دیر اس کے قدموں میں بیٹھی رہتی کہ میں آخری درشن کر رہی ہوں۔ ناگ بھی اِسے نہیں روکتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ بیچاری قسم کی لڑکی اب جا رہی ہے۔ اسے اپنی خواہش پوری کر لینے دو۔ صبح کستوری ناگن کو یہ لوگ اپنے سے الگ کر رہے تھے۔ رات کے بارہ بجے کے بعد کستوری ناگن اپنے بستر سے اُٹھی۔ اُس نے چراغ بجھا دیا۔ کوٹھڑی میں اندھیرا چھا گیا۔ مگر وہ اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی۔ کستوری ناگن پلنگ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھیں ایسی چمک رہی تھیں۔ جیسے وہ کسی کو اپنے انتقام کی آگ میں بھسم کرنے والی ہو۔ اس نے اپنے دونوں بازو پھیلا دئے۔ اور پھر اپنے سر کو چھت کی طرف اُٹھایا۔ اس کی آنکھوں سے نیلی روشنی نکل کر چھت سے ٹکرائی اور چھت میں سے نکل کر ستاروں بھرے آسمان کے خلا میں سے گزرتی ہوئی کروڑوں، اربوں میل۔ دُور ناگنوں کے خلائی سیارے سے ٹکرا کر واپس آ گئی۔ اس میں صرف ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا۔

کستوری ناگن نے چہرہ نیچے کر لیا۔ اب وہ غائب ہو چکی تھی۔ مگر اپنے پورے انسانی جسم کے ساتھ وہ پلنگ پر بیٹھی تھی۔ پھر وہ اُٹھی اور اس نے کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا۔ اتنے میں عنبر کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ کیٹی بھی تھی۔ کستوری ناگن اپنے پلنگ پر اُسی طرح بیٹھی رہی۔ عنبر نے کوٹھڑی میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ دروازہ کھلنے سے باہر جو مشعل جل رہی تھی۔ اس کی روشنی کوٹھڑی میں آ رہی تھی۔ کیٹی نے کہا۔

"یہ تمہاری بہن کستوری کہاں چلی گئی ہے۔ کوٹھڑی تو خالی ہے۔"

عنبر نے کوٹھڑی میں داخل ہو کر چاروں طرف دیکھا اور بولا۔

"آدھی رات کو یہ کستوری کہاں چلی گئی ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا۔
"مجھے تو دال میں کچھ کالا کالا نظر آتا ہے۔ اس عورت کے ارادے مجھے خطرناک لگتے ہیں۔ عنبر!"
عنبر کیٹی کو لے کر دوسری کوٹھڑی میں آ گیا۔ جہاں ناگ ماریا تھیوسانگ اور جولی سانگ بیٹھے تھے۔ جب انہیں پتہ چلا کہ آدھی رات کو کستوری اپنی کوٹھڑی میں نہیں ہے تو سب کے دل میں شک و شبے پیدا ہونے لگے۔
ماریا نے کہا۔
"ہم نے اس پر اپنا راز کھول کر اچھا نہیں کیا۔ یہ عورت ہمیں نقصان پہنچائے گی۔ تم دیکھ لینا۔"
ناگ اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ اچانک جولی سانگ چونک پڑی۔ پھر اس نے اپنی قمیض میں سے تکونا خلائی ستارہ باہر نکال لیا۔ اس تکونے ستارے پر بنے ہوئے نگینے جھلملانے لگے تھے۔ جولی سانگ نے جذباتی انداز میں کہا۔
"کوئی خلائی مخلوق ہمارے آس پاس ہے۔"
تھیوسانگ کہنے لگا۔
"ہم تین خلائی انسان اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔"
جولی سانگ نے کہا۔
"نہیں تھیوسانگ یہ ہمارے جسم کی لہروں سے

نگینے نہیں جھلملاتے۔ یہ کسی نئے خلائی جسم کی لہروں سے جھلملانے لگے ہیں۔"
اس کی وجہ یہ تھی کہ کستوری ناگن نے تھوڑی دیر پہلے اپنی آنکھوں سے نیلی روشنی نکال کر جو اپنے ناگنوں کے خلائی سیارے پر ڈالی تھی اور اس کی نگاہ خلائی سیارے سے ٹکرا کر واپس آئی تھی۔ اس کی وجہ سے کستوری ناگن میں خلائی تابکاری آ گئی تھی اور جولی سانگ کا تکونا ستارہ چمکنے لگا تھا۔
ماریا ناگ عنبر اور کیٹی بھی تعجب سے ستارے کو تکنے لگے۔ خلائی تکونا ستارہ چمک رہا تھا۔ تھیوسانگ نے کہا۔
"یہاں کون سی خلائی مخلوق ہو سکتی ہے۔"
عنبر نے کہا۔
"ہو سکتا ہے اس ملک کی فضا میں سے کوئی خلائی سیارہ گزر گیا ہو۔"
وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ کوٹھڑی میں کستوری ناگن داخل ہوئی۔ اسے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ماریا بھی اسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ کستوری ناگن غیبی حالت میں تھی۔ ماریا نے کہا۔
"میں کستوری کو جا کر دیکھتی ہوں کہ وہ کیا کر رہی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن غیبی حالت میں وہیں ایک طرف خاموشی سے کھڑی رہی۔ ماریا تھوڑی دیر بعد واپس آئی اور بولی کہ کستوری کوٹھڑی میں نہیں ہے۔ اب تو عنبر اور دوسرے ساتھیوں کو بھی تشویش ہوئی کہ کہیں یہ عورت واقعی کوئی خطرناک خلائی مخلوق تو نہیں ہے۔ ناگ عنبر کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ بھی دوڑ کر ساتھ والی کوٹھڑی میں گئے۔ کستوری وہاں نہیں تھی۔ جب وہ کوٹھڑی سے نکلے تو غیبی کستوری ناگن نے آگے بڑھ کر جہاں ناگ بیٹھا تھا۔ اس جگہ جھک کر خلائی ناگن کا مہرہ رکھا اور پھر اٹھا لیا۔ وہ پرے ہٹ کر دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ جب ناگ عنبر کیٹی تھیوسانگ جولی سانگ اور ماریا واپس اپنی کوٹھڑی میں آئے تو عنبر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کستوری کہیں باہر گئی ہو گی۔ ابھی واپس آجائے گی۔"

ماریا بولی۔

"وہ ضرور خلائی مخلوق ہے۔ ہمیں اس کو پکڑ کر اس سے پوچھ گچھ کرنی چاہیئے۔"

کیٹی ناگ تھیوسانگ اور جولی سانگ نے بھی اس خیال کی حمایت کی۔ ان میں سے کسی کو خبر نہیں تھی کہ کستوری ناگن ان کے قریب ہی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہے۔ وہ اس

انتظار میں تھی کہ ناگ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔ ناگ ابھی بیٹھا نہیں تھا۔ اس کی کرسی پر خلائی ناگن کے مہرے کا شدید اثر تھا، ناگ کچھ دیر کھڑے کھڑے باتیں کرتا رہا۔ پھر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کستوری ناگن نے اطمینان کا سانس لیا۔ ناگ کو کرسی پر بیٹھتے ہی تو کچھ محسوس نہ ہوا لیکن ایک منٹ بعد اس کو کچھ گھبراہٹ سی محسوس ہونے۔ عنبر نے پوچھا۔

"خیریت تو ہے ناگ۔ تم کچھ پریشان دکھائی دیتے ہو؟ تم فکر نہ کرو۔ میں کستوری ناگن کو آتے ہی پکڑ لوں گا۔"

ناگ نے ماتھے پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

"میرا سر درد کرنے لگا ہے۔"

کیٹی ماریا اور جولی سانگ تھیوسانگ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جولی سانگ ناگ کا سر دبانے لگی۔ ناگ کی آنکھیں بند ہونا شروع ہو گئیں۔ عنبر نے کہا۔

"ناگ بھیا۔ تم کچھ دیر کے لیے سو جاؤ۔ میرا خیال ہے تمہیں نیند آ رہی ہے۔ تمہارا سر درد ٹھیک ہو جائے گا۔"

کیٹی نے کہا۔

"ہاں ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ آیئے ہم باہر برآمدے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں چل کر بیٹھتے ہیں۔"

ناگ کو واقعی نیند آ رہی تھی۔ وہ چارپائی پر لیٹ گیا۔ ماریا نے تھیوسانگ سے کہا۔

"اس سے پہلے ناگ کو نیند کبھی نہیں آئی۔ مگر اب کیوں ایسا ہوا ہے؟"

عنبر بولا۔

"میرا خیال ہے تھکاوٹ کی وجہ سے ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ ناگ کو آرام کرنے دو۔ آؤ ہم باہر چلتے ہیں۔"

سب کوٹھڑی سے باہر چلے گئے۔ اب وہاں سوائے ناگ اور کستوری ناگن کے اور کوئی نہیں تھا۔ کستوری ناگن اسی گھڑی کا انتظار کر رہی تھی۔ خلائی ناگن کا مہرہ کستوری ناگن کے ہاتھ میں تھا۔ وہ آگے بڑھی۔ اس نے ایک منتر کو منہ ہی منہ میں پڑھا اور ناگ کے جسم پر ایک پھونک ماری۔ پھونک لگتے ہی ناگ کا جسم بالکل روشن ہو گیا۔ کستوری ناگن نے اب خلائی ناگن کا مہرہ ناگ کے ماتھے پر رکھ دیا۔ اس کے رکھتے ہی ناگ کا جسم غائب ہو گیا۔ اصل میں ناگ غائب

نہیں ہوا تھا۔ بلکہ چاول کے دانے سے بھی باریک بن کر خلائی ناگن کے مہرے کے اندر سوراخ میں داخل ہو گیا تھا۔ کستوری ناگن کے چہرے پر کامیابی کی چمک آ گئی۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ جس چیز کو حاصل کرنے کے لیے وہ خلائی ناگنوں کی دنیا سے نیچے آئی تھی۔ اس نے مہرہ اپنی مٹھی میں دبایا اور ایک زبردست پھنکار ماری اور چھت کی طرف اڑی چھت کے بیچ میں سے نکل کر اوپر تاروں بھرے آسمان میں آ گئی۔

کستوری ناگن نے تاروں بھرے آسمان میں اپنی خلائی دنیا کی طرف اڑنا شروع کر دیا۔ پھنکار کی آواز ساتھ والی کوٹھڑی میں بھی گئی۔ عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ بھاگ کر آئے تو یہ دیکھ کر ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے کہ وہاں ناگ غائب تھا۔

"ناگ کہاں چلا گیا؟" ماریا کے منہ سے بے اختیار یہ جملہ نکل گیا۔

عنبر نے اِدھر اُدھر دیکھا۔

"وہ ابھی تو اسی جگہ پر تھا۔"

کیٹی نے کہا۔

"یہ پھنکار کی آواز کس کی تھی؟"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ مجھے اسی کستوری عورت کی سازش لگتی ہے۔"
ماریا غصّے میں بولی۔

"میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ اس کم بخت کستوری کو یہاں سے چلتا کرو۔ مگر میری کسی نے نہیں سُنی"
عنبر نے کہا۔

"مجھ سے سخت غلطی ہو گئی۔"
جولی سانگ کہنے لگی۔

"باہر چل کر دیکھتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ناگ باہر گیا ہو۔"

ماریا نے مایوسی کے لہجے میں کہا۔

"کیا تم دیکھتے نہیں کہ ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی۔"
اب سب نے سانس کھینچا۔ معلوم ہوا کہ ناگ واقعی فضا میں ناگ کی خوشبو نہیں ہے۔ عنبر تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اسے اب سخت افسوس ہو رہا تھا کہ وہ کستوری کی چکنی چپڑی باتوں میں کیوں آ گیا۔ تھیو سانگ کہنے لگا۔

"اس میں اب کوئی شک نہیں رہا کہ یہ عورت کستوری خلائی مخلوق تھی اور وہ ناگ کو اغوا کرنے یہاں آئی تھی۔"

جولی سانگ بولی۔

"اب ناگ کو ہم کہاں تلاش کریں گے؟"
کیٹی نے ٹھنڈا سانس بھرا اور کہنے لگی۔

"ماریا عنبر! تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟"
ماریا نے کہا۔

"ہم خلا میں کیسے جائیں گے۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کم بخت ناگ کو کہاں لے گئی ہے۔"
جولی سانگ اور تھیو سانگ نے اور کیٹی نے بھی اس بات زور دیا کہ کستوری عورت واقعی کوئی خلائی مخلوق تھی۔ کیونکہ سانگ کا خلائی تکونا ستارہ چمکنے لگا تھا۔ کیٹی کہنے لگی۔

"سخت افسوس کی بات ہے کہ ہم نے ایک غیر عورت کو اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دی یہ ہماری سخت حماقت تھی۔"

عنبر بولا۔

"اب پرانی باتیں اور گلے شکوے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ غلطی ہر انسان سے ہو جاتی ہے۔ مجھ سے بھی ہو گئی۔"
تھیو سانگ نے کہا۔

"ہم تمہیں کوئی الزام نہیں دے رہے عنبر! تم اپنا جی بُرا نہ کرو۔ ہم تو یہ سوچ رہے ہیں کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب ناگ کو کہاں تلاش کیا جائے؟"

ماریا کہنے لگی۔

"عنبر! تمہیں کچھ یاد ہے کہ اس کستوری کا کوئی اور ساتھی بھی تھا؟"

عنبر نے کہا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے وہ اکیلی ہی تھی۔ ہاں اس کے باپ سے ملا جا سکتا ہے جو پیرا ہے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"اس کے باپ کو کیا پتہ ہوگا۔ یہ کستوری تو وہاں محض جنم لینے کے لیے اُتری ہوگی۔ اصل میں تو وہ خلائی مخلوق تھی۔ ہمیں اس طرح سوچنا چاہیے کہ اب ہمیں خلائی سفر اختیار کرنا چاہیے یا نہیں؟"

ماریا نے کہا۔

"اس کا بہتر جواب تم اور جولی سانگ اور تھیو سانگ دے سکتے ہو۔ کیونکہ تم بقول خلائی مخلوق ہو۔"

عنبر بولا۔

"کیٹی، جولی سانگ اور تھیو سانگ خلائی مخلوق ضرور ہیں مگر وہ خلائی جہاز کے بغیر ہمیں اوپر نہیں لے جا سکتے۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"مگر ہم چاہیں تو خلائی جہاز یہاں تیار کر سکتے ہیں۔

میں خلائی جہاز تیار کر سکتی ہوں۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے جولی سانگ مگر یہاں جہاز تیار کرنا بہت مشکل ہے۔ ہمیں وہ چیزیں اس غیر ترقی یافتہ زمانے میں کہاں ملیں گی؟"

ماریا نے کہا۔

"لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کستوری کوئی جادوگرنی ہو۔ اور وہ خاص چلہ کرنے کے لیے اپنے گھر لے گئی ہو۔"

عنبر بولا۔

"تو پھر اس کے جسم کی شعاعوں سے تکونے ستارے کیوں چمکنے لگے تھے؟"

تھیو سانگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ جادو کی وجہ سے ہو گیا ہو۔ میرا تو خیال ہے کہ ہمیں کستوری کے گھر کی طرف جانا چاہیے۔

عنبر! اس کا گھر کہاں ہے؟"

عنبر نے کہا کہ وہ ملک سوڈان میں ایک پیرے کے گھر میں پیدا ہوئی تھی۔

کیٹی بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بس ہمیں ابھی سوڈان کی طرف چل پڑنا چاہیئے۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"مگر ہمیں پہلے اس ملک میں بھی اسے ڈھونڈھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

ماریا بولی۔

"یہ کام میں ابھی کیئے دیتی ہوں۔ میں صبح تک اس سارے علاقے کا چپہ چپہ چھان ماروں گی۔"

سب نے ماریا کو اجازت دے دی اور ماریا اسی وقت فضا میں پرواز کر گئی۔ اس کے جانے کے بعد کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کوٹھڑی میں بیٹھ کر کستوری ناگن کے بارے میں باتیں کرنے لگے کہ وہ اگر جادوگرنی تھی تو کہاں گئی ہوگی۔ باتیں کرتے کرتے صبح ہوگئی۔ اتنے میں ماریا بھی آگئی۔ اس نے بتایا کہ میں نے ملک ایران کا کونہ کونہ چھان مارا ہے۔ میں صحرا اور جنگل میں بھی گئی مگر اس سارے علاقے میں ناگ کی خوشبو کہیں نہیں ہے۔ انہوں نے مل کر صلاح مشورہ کیا اور فیصلہ کیا کہ انہیں کستوری کے گھر کا رخ کرنا چاہیئے۔ تھوڑی دیر بعد عنبر تھیوسانگ کیٹی ماریا اور جولی سانگ ملک سوڈان کی طرف چل پڑے۔

اب ہم ناگ کی طرف آتے ہیں۔ ناگ باریک سوئی جتنا بن کر بے ہوشی کی حالت میں خلائی ناگن کے مہرے کے اندر بند تھا۔

کستوری ناگن غیبی حالت میں خلا میں روشنی کی رفتار کے ساتھ جا رہی تھی۔ روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہوتی ہے۔ اتنی رفتار سے جب کوئی ٹھوس شے سفر کرتی ہے تو وہ خود روشنی کی کرن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مگر کستوری ناگن غیبی حالت میں تھی اور روشنی کی کرن بن کر سفر کر رہی تھی۔ پھر وہ بلا کسی روک ٹوک کے خلا میں اڑتی جا رہی تھی۔ اس کا رخ ناگنوں کے خلائی سیارے کی طرف تھا۔ کستوری ناگن ناگنوں کی ملکہ تھی اور ناگ کی تلاش میں زمین پر آئی تھی۔ اس خلائی سیارے کی ناگنیں خود ہی اپنے ناگوں کو تلاش کرتی تھیں۔ یہ ناگ یعنی سانپ دوسرے خلائی سیاروں میں بھی مل جاتے تھے مگر کستوری ناگن چونکہ ملکہ تھی۔ اس لیے ناگ دیوتا ہی اس کے لائق تھا۔ اسی لیے وہ زمین پر آئی تھی تاکہ ناگ دیوتا کو اغوا کر کے لے جائے۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی تھی۔

زمین پر اس وقت ایک دن گزر چکا تھا اور عنبر ماریا وغیرہ ابھی سوڈان نہیں پہنچے تھے کہ کستوری ناگن ناگ دیوتا کو لے کر اپنے خلائی ناگنوں کے سیارے میں پہنچ گئی۔ یہ سیارہ زمین سے زیادہ دور نہیں تھا اور یہ بھی سورج کے گرد گردش کرتا تھا مگر وہ سورج سے اتنی دور تھا کہ اس پر سورج کی روشنی کم پہنچتی تھی۔ اور دن کی روشنی بہت ہی پھیکی ہوتی تھی۔ یہ سیارہ چھوٹا تھا اور اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر سوائے ناگنوں کے اور کوئی مخلوق نہیں رہتی تھی۔ کستوری ناگن ناگ کو مہرے میں بند کیے جب اپنے سیارے کی زمین کے قریب پہنچی تو وہاں کی ساری ناگنوں کو پتہ چل گیا کہ ملکہ ناگن آ رہی ہے ساری ناگنیں ناگن محل کے سامنے میدان میں جمع ہو گئیں کہ ملکہ کستوری ناگن کا استقبال کیا جائے۔

اپنے سیارے کی زمین سے لگتے ہی کستوری ناگن اپنی سانپ کی شکل میں آگئی۔ اب وہ زرد سونے کے رنگ کی خوب صورت ناگن تھی جس کے سر پر چھوٹا سا سنہری تاج تھا۔ آنکھیں سرخ تھیں اور جسم سنہری تھا۔ وزیر ناگن نے آگے بڑھ کر ملکہ ناگن کا استقبال کیا۔ ساری ناگنوں نے اپنے اپنے پھن جھکا دیئے۔ کستوری ناگن بڑی شان سے رینگتی ہوئی سجی سجائی پالکی میں بیٹھ گئی۔ پالکی میں نرم خلائی قالینوں کا چھوٹا سا قالین بچھا تھا۔ دس ناگنوں نے پالکی کو اپنے پھن پر اٹھا لیا۔ پچاس ناگنیں آگے آگے رینگنے لگیں۔ سو ناگنیں پیچھے پیچھے اور دائیں بائیں رینگ رہی تھیں۔ ناگنوں کا یہ عالی شان جلوس ناگن محل میں داخل ہو گیا۔

ناگن محل سانپ کے پھن کی شکل کی ایک بہت بڑی عمارت تھی۔ جو ایک بہت بڑی چٹان کو اندر سے کھوکھلا کر کے بنائی گئی تھی۔ اس چٹان کو کھوکھلا انجینئر ناگنوں نے کیا تھا جن کی پھنکار کی گرمی سے پتھر ٹوٹ کر پگھل جاتا تھا۔ ناگن محل میں کئی

ٹے چھوٹے کمرے تھے۔ ان میں ناگنوں کی ریشمی کینچلیوں کے ے گرے ہوئے تھے۔ زرد پتھر کے تخت بچھے تھے۔ ر خلائی پھولوں کے بستر لگے تھے۔ نوکر ناگنیں جگہ جگہ اپنے کام میں مصروف تھیں۔ پہرے دار ناگنیں پھن اٹھائے پہرہ دے تھیں۔

کستوری ناگن کی پالکی محل کے اندر آئی تو سب ناگنوں نے پھنکار میں ر کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ ملکہ کستوری ناگن پالکی سے اتر کر اپنے خاص ے میں آگئی۔ یہ کمرہ بے حد خوب صورت تھا۔ دیواروں پر ایسے رد پتھر لگائے گئے تھے۔ جن سے ہلکی ہلکی بسنتی روشنی نکل رہی ی۔ چھت کے ساتھ جواہرات کے گچھے لٹک رہے تھے۔ ستونوں میں سرخ لعل جڑے تھے جن سے روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ وزیر ناگن ملکہ کستوری ناگن کے ساتھ ساتھ بڑے ادب سے پھن جھکائے رینگ رہی تھی۔

اپنے خاص کمرے میں آ کر ملکہ ناگن نے وزیر ناگن سے کہا۔

"ان تمام لونڈی ناگنوں کو باہر بھیج دیا جائے۔"

وزیر ناگن نے جس کا رنگ نسواری تھا۔ فوراً تمام ناگنوں کو باہر بھیج دیا۔ جب کمرے میں ملکہ کستوری ناگن اور وزیر ناگن اکیلی رہ گئیں۔ تو کستوری ناگن نے اپنے منہ سے خلائی مہرہ نکال کر تخت پر رکھ دیا۔ اور فوراً عورت کی شکل اختیار کر لی۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے وزیر ناگن کی طرف دیکھا اور بولی۔

"وزیر ناگن تم بھی اپنی انسانی شکل بدل سکتی ہو۔"

حکم پاتے ہی فوراً وزیر ناگن نے بھی عورت کی شکل اختیار کر لی۔ یہ نیلے رنگ کی ایک عورت بن گئی۔ جس کی آنکھیں سرخ تھیں اور سر پر سیاہ بال تھے۔ جبکہ کستوری ناگن کی وہی شکل تھی جو اس کی زمین پر تھی۔ کستوری ناگن نے کہا۔

وزیر ناگن! تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ میں دنیا سے اپنے سانپ یعنی ناگ دیوتا کو ساتھ لے آئی ہوں۔"

وزیر ناگن نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ملکہ ناگن کو مبارک ہو۔ آپ کی شان یہی تھی کہ آپ کا سانپ ناگ دیوتا ہوتا۔ کیا آپ کی ناگ دیوتا کے ساتھ شادی کا اعلان کر دیا جائے۔"

کستوری ناگن نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ دو ماہ بعد ہماری سالگرہ آ رہی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میری سالگرہ کے دن ناگ دیوتا سے شادی ہو۔"

وزیر ناگن بولی۔

"یہ تو بڑی مبارک بات ہو گی۔ ہم اس دن کا بے تابی سے انتظار کریں گے۔ مگر اس تاریخی اور شاہی

شادی کی تیاریاں ہم ابھی سے شروع کر دیں گے۔"

کستوری ناگن نے کہا۔

"نہیں ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں تم یہ اعلان کر سکتی ہو کہ ملکہ کی شادی دو ماہ بعد ناگ دیوتا سے ہو گی۔"

وزیر ناگن خوشی سے کہنے لگی۔

"ایسا ہی ہو گا عظیم ملکہ! کیا میں ناگ دیوتا کا دیدار کر سکتی ہوں؟"

کستوری ناگن بھی چاہتی تھی کہ اسے ناگ دیوتا کی ایک جھلک دکھائے تاکہ وہ اس پر رشک کرے۔ کستوری ناگن نے فوراً طلائی مہرے کو اٹھا کر ایک منتر پڑھا اور اسے زور سے پھونک ماری۔ ناگ جو باریک سوئی کی شکل میں طلائی مہرے کے اندر بند پڑا تھا۔ باہر تخت پر گر پڑا۔ کستوری ناگن نے دوسرا منتر پڑھ کر پھونک ماری تو ناگ اپنی انسانی شکل میں آگیا۔ مگر وہ بے ہوش پڑا تھا۔ وہی دبلا پتلا جسم، سانولا رنگ اور گھنگھریالے بال ــــ وزیر ناگن نے اسے ایک نظر دیکھا اور دل میں سوچنے لگی۔ کاش ناگ دیوتا سے میری شادی ہو سکتی۔ مگر یہ ناممکن بات تھی۔ ناگ دیوتا تو ملکہ ناگن کا خاوند بننے والا تھا۔ ملکہ کستوری ناگن نے بڑی شان سے گردن اٹھا کر وزیر ناگن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف دیکھا اور کہا۔

"کیوں وزیر ناگن! کتنا خوبصورت ہے ہمارا ہونے والا خاوند۔ یعنی ناگ دیوتا!"

وزیر ناگن بولی۔

"آپ ملکہ ہیں۔ آپ کی شادی ایسے ہی ناگ سے ہونی چاہیئے تھی"

کستوری ناگن نے کہا۔

"اب تم جا سکتی ہو۔ ہمارے لیے کچھ پھل بھجوا دینا"

وزیر ناگن نے فوراً سانپ یعنی نسواری ناگن کا روپ بدلا اور سلام کر کے ملکہ ناگن کستوری کے خاص کمرے سے باہر چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد کستوری ناگن نے ناگ پر ایک گہری نگاہ ڈالی۔ ناگ کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگی۔ تھوڑی دیر میں اسے ہوش آگیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ کسی انوکھی جگہ پر آگیا ہے۔ اس کی نظر کستوری پر پڑی تو حیران رہ گیا کہ یہ مجھے کہاں لے آئی ہے۔

○

ناگن محل

ناگ نے کستوری ناگن سے پوچھا۔

"یہ ...... یہ کون سی جگہ ہے؟"

کستوری ناگن گھور کر تک رہی تھی

"ناگ دیوتا! تم اس وقت اس سیارے کی زمین پر نہیں ہو۔ جہاں تمہارے ساتھی عنبر، ماریا کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ اس وقت تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ بلکہ تم اس وقت ناگنوں کے نیلائی سیارے پر میرے محل میں ہو اور میں ناگنوں کے سیارے کی ملکہ کستوری ہوں"

"ٹھیک ہے تم ناگنوں کی ملکہ ہو مگر یہ بتاؤ کہ تم مجھے یہاں کس لیے لائی ہو"

کستوری ناگن نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"دو ماہ بعد ہماری شادی ہو جائے گی۔ میں تمہیں اسی لیے زمین سے اٹھا کر یہاں لائی ہوں۔"

ناگ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ یہ کم بخت کیا کہہ رہی ہے۔ میں اس سے کیسے شادی کر سکتا ہوں۔ اس نے کستوری سے کہا۔

"ناگ دیوتا کبھی شادی نہیں کیا کرتا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں۔"

کستوری ناگن بولی۔

"یہ قانون تمہاری زمین پر چلتا ہو گا۔ میرے سیارے پر یہ قانون نہیں چلے گا۔ میں یہاں کی ملکہ ہوں اور یہاں تمہیں میرا حکم ماننا ہو گا۔ اور تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہو گی۔ یہ میرے وقار کا سوال ہے۔"

ناگ کو غصہ آ گیا۔ اس نے سوچا کہ وہ عقاب بن کر یہاں سے اڑ جائے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اس نے زور سے سانس کھینچ کر چھوڑا۔ مگر وہ عقاب نہ بن سکا۔ کستوری ناگن اس کی طرف غور سے تک رہی تھی۔ ناگ نے دوسری بار سانس کھینچ کر چھوڑا کہ سانپ بن جائے مگر وہ سانپ بھی نہ بن سکا۔ کستوری ناگن نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور بولی۔

"تمہاری طاقت اب میرے قبضے میں ہے۔ تم میری اجازت کے بغیر اپنی شکل نہیں بدل سکتے۔ نہ تم عقاب بن سکتے

ہو اور نہ سانپ۔"

ناگ دل ہی دل میں کھول کر رہ گیا۔ اس عیار ملکہ کستوری ناگن نے اس کی ساری طاقت اپنے قبضے میں کر لی تھی۔ وہ بالکل کورا ہو کر رہ گیا تھا۔ ناگ نے طیش میں آ کر زور سے پاؤں تخت پر مارا اور بولا۔"

"اس کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔ کستوری ناگن! تمہیں ایک نہ ایک دن پچھتانا پڑے گا۔"

کستوری ناگن نے ایک اور قہقہہ لگایا اور کمرے میں بڑی شان سے ٹہلتی رہی۔ بولی۔

"تم کو ابھی میری طاقت کا احساس نہیں ہوا ناگ دیوتا! میں اس سیارے کی دنیا کی ملکہ ہوں۔ میری طاقت اور قوت بے پناہ ہے۔ کیا تم میری طاقت کا ایک ہلکا سا نمونہ دیکھنا پسند کرو گے۔"

اس کے ساتھ ہی کستوری نے پھنکار ماری اور وہ غائب ہو گئی۔ اس کی آواز ناگ کو سنائی دی۔

"تم نے ماریا کو غائب ہوتے دیکھا ہے مگر جب میں غائب ہوئی تھی تو ماریا بھی مجھے نہیں دیکھ سکی تھی۔ جس وقت تم سب لوگ مجھ سے پوچھ گچھ کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے غیبی حالت میں اسی کوٹھڑی میں موجود تھی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن ایک دم سے پھر ظاہر ہو گئی - پھر کستوری ناگن نے دوسری پھنکار ماری اور زرد رنگ کی خوبصورت ناگن بن گئی جس کے سر پر سنہری تاج تھا - تیسری پھونک ماری تو وہ بلبل بن کر کمرے میں اڑنے لگی اس کے بعد کستوری ناگن دوبارہ انسانی شکل میں آگئی اور اب جو پھنکار ماری تو وہ ایک ایسا سانپ بن گئی - جس کے سات پھن تھے - سولہ بازو تھے اور ہر پھن کے منہ سے سرخ زبانیں لہرا رہی تھیں - اس کے بعد وہ دوبارا انسانی یعنی عورت کی شکل میں آگئی - تب اس نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا -

"کیا تم میرا مقابلہ کر سکو گے ؟ ہرگز نہیں - ویسے بھی تم میرے ملک میں ہو - میرے سیارے میں ہو - میری سلطنت میں ہو - تم میرے ناگ خاوند بھی ہو گے اور میرے غلام بھی ہو گے"

ناگ سمجھ گیا کہ معاملہ گڑبڑ ہے - اس نے کہا -

"آخر تم مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتی ہو"

کستوری ناگن نے کہا

"یہ میں تمہیں پہلے بتا چکی ہوں کہ یہاں کی ہر ناگن اپنے اپنے سانپ کی تلاش میں مختلف سیاروں پر جاتی ہے اور اسے اپنے ساتھ لے آتی ہے - میں ملکہ ہوں - میرے لیے ناگ دیوتا ہی میری شان کے مطابق تھا - اس لیے

میں تم کو یہاں لے آئی ہوں - اب تم مجھ سے دو ماہ بعد شادی کر کے باقی ساری زندگی بلکہ اس ملک کی قیامت تک میرے ساتھ رہو گے - اگر تم نے یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی تو اس میں ناکامی ہو گی - یہاں سے فرار کا کوئی راستہ تمہیں نہیں ملے گا - تم یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کر کے دیکھ سکتے ہو - یہاں کی ایک ناگن بھی تمہارا حکم نہیں مانے گی - وہ میری غلام ہیں اور ان کی اتنی طاقت بھی نہیں ہے کہ تمہاری کوئی اور مدد کر سکیں - اب تم اس محل کے ایک کمرے میں اپنی انسانی شکل میں رہو - یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی - آؤ میرے ساتھ"

ناگ کو اب شدت سے یہ احساس ہو گیا تھا کہ پوری طرح کستوری ناگن کے جال میں پھنس چکا ہے اور کسی اعلیٰ ترین اور عیار ترین حکمت عملی سے ہی وہ یہاں سے نکل سکے گا - کستوری ناگن نے ناگ کو ساتھ لیا اور دوسرے کمرے میں لے آئی - ناگن محل کا یہ کمرہ بڑا خوبصورتی سے سجایا گیا تھا - ستونوں میں لعل جڑے تھے - چھت سے فانوس لٹک رہا تھا - یہ فانوس سانپوں کے خشک انڈوں کو جوڑ کر بنایا گیا تھا - دیوار کے ساتھ سنگ مرمر کا پلنگ لگا تھا جس پر خلائی پھولوں کا بستر بچھا تھا - بلور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی صراحی میں دودھ بھرا ہوا تھا۔

ناگ کو کمرے میں چھوڑ کر کستوری ناگن نے کہا۔

"اب تم یہاں آرام کرو۔ میں تم سے ملنے دن میں ایک بار ضرور آیا کروں گی۔ دو ماہ بعد میری سال گرہ ہے۔ اس روز ہمارا بیاہ ہو جائے گا۔"

یہ کہہ کر کستوری ناگن چلی گئی۔ ناگ اس ناگن محل میں جب اکیلا رہ گیا تو اس کو سب سے پہلے عنبر، کیٹی، تھیو سانگ اور جولی سانگ کا خیال ستانے لگا کہ جب انھوں نے کوٹھڑی میں واپس آ کر ناگ کو نہیں دیکھا ہو گا تو ان پر کیا گزری ہو گی۔ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ ناگ ان کی دنیا سے نکل کر ناگنوں کی خلائی دنیا میں قیدی بن چکا ہے اور قیدی بھی اسے کستوری ناگن نے بنایا ہے جو دنیا میں اس کی پجارن اور پرستار بنی ہوئی تھی۔ ناگ نے اٹھ کر کمرے کا جائزہ لیا۔ چھوٹا سا کمرہ تھا۔ ایک کھڑکی بھی نہیں تھی۔ ایک ہی دروازہ تھا جس میں سے گزر کر کستوری ناگن ابھی ابھی گئی تھی۔ مگر وہاں سے فرار ہونا بیکار تھا۔ ناگ کو احساس تھا کہ اگر وہ اس محل سے نکل بھی گیا تو اسے پکڑ کر پھر یہاں لایا جائے گا۔ وہ ایک خلائی دنیا میں تھا۔ دوسرے سیارے پر تھا جہاں کوئی بھی اس کا ہمدرد نہیں تھا۔

تھوڑی دیر گزری ہو گی کہ وزیر ناگن اندر داخل ہوئی۔ یہ وہی

...ے رنگ سیاہ بالوں اور سرخ آنکھوں والی عورت تھی جو ناگن تھی مگر ...سانی شکل میں ناگن ملکہ کی خدمت کرتی تھی اور اس کی وزیر بھی تھی۔ ...س کے ہاتھ میں پھلوں کی ٹوکری تھی۔ ٹوکری اس نے ناگ کے پلنگ ...ے پاس رکھ دی اور ناگ کی طرف اپنی سرخ آنکھوں سے ...ھورنے لگی۔ ناگ کو اس سرخ آنکھوں والی عورت میں ایک ...قناطیسی کشش محسوس ہوئی۔ وزیر ناگن نے کہا۔

"میں ملکہ ناگن کی وزیر ہوں۔ میرا نام وزیر ناگن ہے۔ یہ پھل ملکہ ناگن نے تمہارے لیے بھیجے ہیں۔"

ناگ نے کہا۔

"یہ پھل لے جاؤ۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔"

وزیر ناگن کہنے لگی۔

"جب تمہاری ملکہ ناگن سے شادی ہو جائے گی۔ پھر بڑے شوق سے یہ پھل کھایا کرو گے۔"

ناگ بولا۔

"میں ملکہ ناگن سے شادی نہیں کروں گا۔"

وزیر ناگن کے چہرے پر حیرت سی آگئی، کہنے لگی۔

"مگر ملکہ ناگن تو کہتی ہے کہ تم اس کے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہو۔"

ناگ نے دل میں سوچا کہ اس عورت کو کس طرح قابو میں کرنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاہیئے۔ کیوں کہ یہ عورت اسے وہاں سے فرار ہونے میں مدد دے سکتی ہے۔ اس نے نفرت سے منہ پھیر کر کہا۔

"وہ جھوٹ بولتی ہے۔ میں تو کبھی اس سے شادی نہ کروں گا۔ مجھے اس سے نفرت ہے۔"

وزیر ناگن، ناگ کے قریب آگئی۔

"کیا سچ مچ تم ملکہ ناگن سے نفرت کرتے ہو؟"

ناگ نے غصے میں کہا۔

"مجھے تو اس کی شکل ہی سے خوف آتا ہے۔ میں تو اس کی صورت سے بیزار ہوں۔"

وزیر ناگن نے پوچھا۔

"کیا تم کسی دوسری ناگن سے شادی کرنا چاہتے ہو؟"

ناگ نے جب دیکھا کہ لوہا گرم ہے تو اس نے چوٹ لگا دی اور بولا۔

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

وزیر ناگن کو جیسے کسی نے دھکا دے دیا۔ وہ پیچھے کو ہٹ گئی اور اپنی گول گول سرخ آنکھوں سے ناگ کو تکنے لگی۔ ناگ نے فوراً کہا۔

"ملکہ ناگن میرے دل پر زبردستی قبضہ نہیں جما سکتی۔ میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔ میں تو صرف تم سے محبت کرتا ہوں اور تم ہی سے بیاہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم میرے ساتھ بیاہ نہیں کرو گی وزیر ناگن؟"

وزیر ناگن خاموشی سے چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد ناگ سوچنے لگا کہ کہیں یہ ملکہ ناگن کو جا کر بتا تو نہ دے گی۔ بتاتی ہے تو بتا دے۔ ناگ نے دل میں کہا۔ ملکہ ناگن میرا کیا بگاڑے گی۔ میں اسے صاف صاف کہہ دوں گا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ مگر یہ وزیر ناگن چلی کیوں گئی ہے۔ اس کو کس طرح چکنی چپڑی باتیں کر کے اپنے قابو میں کرنا ہے۔ یہ مجھے یہاں سے فرار ہونے میں مدد دے سکتی ہے۔ ناگ دیر تک یہی کچھ سوچتا رہا۔

وزیر ناگن ملکہ ناگن کی وفادار تھی۔ اس نے ناگن ملکہ کو جا کر سب بتا دیا۔ کستوری ناگن یہ سن کر آگ بگولا ہو گئی۔

وزیر ناگن کہنے لگی۔

"ملکہ ناگن! ناگ دیوتا مجھے اپنے جال میں پھنسانا چاہتا تھا۔ کہ وہ یہاں سے فرار ہو سکے۔"

کستوری ناگن پھنکار مار کر بولی۔

"وہ یہاں سے کبھی نہیں جا سکے گا۔ مگر اس کا یہ ارادہ خطرناک ہے۔"

وزیر ناگن بولی۔

"ملکہ ناگن! میرا خیال ہے کہ ناگ دیوتا کو ہم مُردہ ناگنوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے غار میں بند کر دیتے ہیں۔ وہاں اسے خلائی دودھ پہنچتا رہے گا۔ وہاں سے وہ باہر نہیں نکل سکے گا۔

کستوری ناگن کو وزیر ناگن کی تجویز پسند آگئی۔ اس نے حکم دیا کہ ناگ دیوتا کو فوراً مُردہ ناگنوں کے غار میں بند کر دیا جائے۔ وزیر ناگن فوراً ناگ دیوتا کے پاس ناگن محل میں گئی اور کہا۔

"ناگ دیوتا! تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔ یہ ملکہ ناگن کا حکم ہے۔"

ناگ نے جھنجھلا کر کہا۔ "میں کہیں نہیں جاؤں گا۔"

وزیر ناگن نے اسی لمحہ اپنی ایک آنکھ سے سرخ روشنی کی کرن نکال کر ناگ پر پھینکی۔ ناگ گم سم ہو کر رہ گیا۔ اس نے سوچنے کی کوشش کی مگر اسے محسوس ہوا کہ وہ کچھ نہیں سوچ سکتا۔ وزیر ناگن نے حکم دیا۔

"میرے پیچھے پیچھے آؤ۔"

ناگ کے منہ سے اپنے آپ نکل گیا۔ "جو حکم وزیر ناگن"، اور وہ خاموشی سے سر جھکائے وزیر ناگن کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ وزیر ناگن اسے ناگن محل سے نکال کر ایک ایسے میدان میں آگئی جہاں جگہ جگہ ناگنوں کی پتھروں کی مورتیاں بکھری ہوئی تھیں۔ میدان جہاں ختم ہوتا تھا۔ وہاں ایک زمین سے ابھری ہوئی چٹان تھی۔ اس چٹان میں ایک سانپ کے پھن ایسا دروازہ تھا۔ وزیر ناگن ناگ کو لے کر

دروازے میں سے گزر کر مُردہ ناگنوں کے غار میں آگئی۔ اس
...یں دیواروں پر ایسے پتھر لگے تھے۔ جن میں سے دھیمی دھیمی
...نی نکل رہی تھی۔ آگے جا کر غار میں ایک کھلا دالان سا آگیا۔
...نے یہاں جگہ جگہ سے کی ہڈیوں کے پنجر پڑے ہوئے دیکھے
...یوں کے ہڈیوں کے ڈھانچے بالکل سیدھے پڑے تھے۔ یہ مُردہ
...ں کی ہڈیوں کے ڈھانچے تھے۔ وزیر ناگن نے ایک طرف
...ارہ کر کے ناگ کو حکم دیا۔

"اس جگہ پتھر کے پاس بیٹھ جاؤ۔"

ناگ خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اس پر ابھی تک وزیر ناگن کی آنکھ سے
...ی ہوئی شعاع کا اثر تھا۔ وزیر ناگن غار سے باہر نکل کر رک گئی۔ اس
...ے غار کے منہ کو دیکھا اور اپنی دونوں آنکھوں سے روشنی نکال کر پھینکی۔
...ار کے منہ پر فوراً ایک گہرے رنگ کا بادل سا چھا گیا۔ دیکھنے میں
...بادل سا نظر آتا تھا۔ مگر اس میں ایسا زہریلا مادہ بھرا ہوا تھا کہ
...وائے خلائی ناگنوں کے اگر دنیا کا کوئی شخص اس میں سے گزرنے
...ی کوشش کرے تو وہ وہیں گر کر ہلاک ہو جاتا۔

وزیر ناگن چلی گئی۔ اس کے جانے کے کوئی پندرہ بیس منٹ
...کے بعد ناگ اپنے ہوش و حواس میں آگیا۔ اس نے چاروں طرف
...یکھا۔ وہ ایک ایسے غار میں بند تھا جس میں ناگنوں کی ہڈیوں
...کے پنجر بکھرے پڑے تھے۔ یہ ناگنوں کا قبرستان لگ رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ اٹھ کر غار کے دروازے کے قریب آیا ۔ کیا دیکھتا ہے کہ غار کے منہ پر ایک سرمئی رنگ کا بادل کا ٹکڑا رکا ہوا ہے ۔ جیسے کسی نے اسے وہاں جڑ دیا ہو۔ ناگ آگے بڑھا ہی تھا کہ اس بادل میں سے ایسی تیز بو ناگ کے نتھنوں سے ٹکرائی کہ ناگ دوڑا اور پیچھے گر پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس بادل میں کوئی خطرناک کیمیاوی زہر گھلا ہوا ہے ۔ وہ واپس غار میں مردہ ناگنوں کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ ضرور وزیر ناگن نے کستوری ناگن کو سب کچھ بتادیا ہوگا۔ اور کستوری ناگن نے محض اس خیال سے کہ میں کسی ناگن کو فریب دے کر یہاں سے فرار نہ ہو جاؤں۔ مجھے اس غار میں بند کر دیا ہے

وہ عنبر، ماریا اور اپنے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں سوچنے لگا کہ خدا جانے وہ اسے کہاں کہاں تلاش کر رہے ہوں گے ۔ ناگ نے اپنے ساتھیوں کو تھوڑی دیر کے لئے بھول کر اس ناگنوں کے سیارے سے فرار ہونے پر دوبارہ غور و فکر شروع کر دیا۔ ظاہر ہے یہاں سے فرار ہونے کے لیے اسے کوئی خلائی جہاز نہیں مل سکتا تھا۔ اس کو ابھی تک وہاں کوئی خلائی جہاز نظر بھی نہیں آیا تھا۔ یہ ایک ویران سیارہ تھا جہاں سوائے ناگنوں کے اور کوئی مخلوق آباد نہیں تھی ۔ وزیر ناگن سے مدد ملنے کی اب امید نہیں تھی۔ ناگ نے سوچا کہ کسی دوسرے ناگن سانپ سے مدد لی جا سکتی ہے اگرچہ اسے معلوم تھا کہ یہاں کی ساری ناگنیں ملکہ ناگن کے حکم کی

ہیں اور کوئی اس کے خلاف قدم اٹھانے کی ہمت نہیں کرسکتی۔ ن ناگ نے ہمت نہ ہاری اور فرار کے طریقوں پر غور کرنے لگا۔ سرنگ کی دیوار کے پتھروں میں سے نیلی نیلی روشنی سارے ریں پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ یہ رات ہے کہ ن کا وقت ہے ۔ وہ دیر تک سر دیوار سے لگائے آنکھیں بند کئے سوچتا رہا۔ اس کو خیال آیا کہ وہ کیوں نہ اپنی طاقت کو آزما کر دیکھے۔

ناگ نے فوراً سانس کھینچ کر چھوڑا۔ مگر نہ تو وہ عقاب بنا اور نہ ہی سانپ بن سکا۔ ناگ ناامید ہو کر بیٹھ گیا۔ کستوری ناگن نے اس کی طاقت چھین لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد غار کی دیوار کے پتھروں سے جو دھیمی دھیمی روشنی نکل رہی تھی۔ وہ جھلملانے لگی۔ ناگ ان پتھروں کو غور سے دیکھنے لگا۔ آہستہ آہستہ روشنی اور دھیمی ہو گئی ۔ پھر ان پتھروں میں سے نیلی روشنی نکل کر سارے غار میں پھیل گئی۔

اس کے بعد روشنی دھیمی نہ ہوئی۔ ناگ نے سوچا کہ ہو سکتا ہے یہ ان کی رات پڑ گئی ہو ۔ نہ جانے بیٹھے بیٹھے کتنا وقت گذر گیا تھا کہ ناگ کو ایسی سرسراہٹ سنائی دی جیسے کوئی سانپ رینگتا ہوا آ رہا ہو۔ ناگ جلدی سے ایک طرف ہو گیا۔ پتھروں کی نیلی روشنی میں اس نے دیکھا کہ جدھر غار ختم ہو جاتی تھی ادھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ایک سیاہ رنگ کا سانپ رینگتا ہوا دیوار کی طرف چلا آرہا تھا سانپ دیوار کے پاس ایک جگہ رک کر نیچے دیکھنے لگا۔ نیچے سانپ کا ایک ڈھانچہ پڑا تھا۔ ناگ پتھر کے پیچھے ہو کر یہ منظر دلچسپی سے دیکھنے لگا۔

سانپ کا پھن اٹھا ہوا تھا۔ سانپ نے ہڈیوں کے ڈھانچے کے سر کو اپنے منہ سے تین بار چوما۔ پھر اس کے گرد چکر لگانے لگا۔ ناگ کو سانپ کی زبان آتی تھی۔ اور یہ زبان اس سے ابھی نہیں چھینی گئی تھی۔ اس نے سانپ کو مخاطب کر کے کہا۔

"تم کون ہو اور اس سانپ کے ڈھانچے کے گرد چکر کیوں لگا رہے ہو"

سانپ نے اپنے پھن کا رخ ناگ کی طرف کر دیا اور کہا۔

"میں ناگن ہوں اور یہ میری بیٹی ناگن کی ہڈیاں ہیں۔ مجھے اپنی بیٹی سے بہت پیار تھا۔ مگر اسے ناگن ملکہ کے حکم سے مار دیا گیا۔

ناگ اب سامنے آگیا اور سانپ کی زبان میں ناگن سے کہا۔

"ناگن ملکہ نے تمہاری بیٹی ناگن کو کس لیے مار دیا تھا۔

ناگن کہنے لگی۔

"اس لیے کہ میری بیٹی ناگن نے ایک بار غلطی سے ناگن ملکہ کو جھک کر سلام نہیں کیا تھا۔ ناگن ملکہ کی شاہی سواری

محل سے نکل کر سانپوں کے مندر کی طرف جا رہی تھی۔ سب ناگنیں زمین پر ادب سے لیٹ گئیں۔ مگر میری بیٹی پھن اٹھائے اپنی جگہ بیٹھی رہی۔"

ناگن رک گئی۔ ناگ نے پوچھا۔

"پھر کیا ہوا ناگن بہن۔"

ناگن نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا۔ اور بولی۔

"تم نے مجھے بہن کہا ہے۔ میرا کوئی بھائی نہیں۔ یہاں صرف مادہ سانپ یعنی ناگنیں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ مگر ہم نے سن رکھا ہے کہ اس سیارے پر کبھی ناگنوں کے بھائی ناگ ہی ہوا کرتے تھے۔

ناگ نے کہا۔

"تم مجھے اپنا ناگ بھائی کہہ سکتی ہو۔"

ناگن بولی۔

"میں جانتی ہوں کہ تم اپنی دنیا کے ناگ دیوتا ہو۔ اور وہاں تمہاری پوجا ہوتی ہے اور یہ ظالم ناگن ملکہ اپنی جھوٹی شان دکھانے کے لیے تمہیں دنیا سے اغوا کر کے لے آئی ہے۔"

ناگ نے پوچھا۔

"ناگن بہن! تم اپنی بیٹی کے بارے میں بتا رہی تھیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگن نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔

"ہاں! پھر ناگن ملکہ نے میری اکلوتی بیٹی کو زہریلے دھوئیں سے ہلاک کر ڈالا اور اسے اٹھوا کر اس ناگنوں کے قبرستان میں پھینک دیا۔ میں کئی دِنوں سے اس قبرستان میں آکر اپنی اکلوتی بیٹی کی لاش کے پنجر کو چومتی ہوں۔ اس کے گرد طواف کرتی ہوں۔ کیوں کہ مجھے اس سے تسکین ملتی ہے۔"

ناگ نے اس ناگن کو ناگن ملکہ یعنی کستوری ناگن کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔

"اس ظالم ناگن ملکہ نے تم سے تمہاری بیٹی چھین لی۔ تم اس سے بدلہ کیوں نہیں لیتیں۔"

ناگن ماں نے اِدھر اُدھر پھن گھمایا اور پھر بولی۔

"ناگ دیوتا! آہستہ بولو۔ کسی ناگن نے سن لیا تو وہ تمہیں تو کچھ نہیں کہے گی۔ مگر مجھے ضرور مار ڈالے گی۔"

ناگ نے کہا۔

"میں نے تمہیں بہن کہا ہے۔ اس حساب سے تمہاری بیٹی میری بھانجی ہوتی ہے۔ میں ناگن ملکہ سے تمہاری بیٹی کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔"

ناگن ماں نے کہا۔

"ناگ دیوتا! مجھے معلوم ہے کہ ناگن ملکہ نے تمہاری ساری طاقت چھین رکھی ہے۔ تم بغیر طاقت کے ناگن ملکہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

ناگ نے کہا۔

"کیا کوئی ایسی ترکیب نہیں ہے کہ جس سے میری طاقت واپس آجائے۔"

ناگن ماں کہنے لگی۔

"یہ میں نہیں جانتی۔"

یہ کہہ کر ناگن ماں نے اپنی ناگن بیٹی کو چوما اور واپس مڑ گئی۔

ناگ نے جلدی سے کہا۔

"ناگن بہن! میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر میری طاقت مجھے مل گئی تو میں تمہاری بیٹی کو زندہ کر دوں گا۔"

اس پر ناگن ماں وہیں رُک گئی۔ جلدی سے پلٹ کر واپس ناگ کے پاس آئی اور بولی۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو ناگ دیوتا! کیا میری بیٹی زندہ سکتی ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"میں ناگ دیوتا ہوں۔ میں اپنے خدا کے حکم سے ایسا کر سکتا ہوں۔ تم مجھے یہ پتہ کر کے بتاؤ کہ میری طاقت کیسے واپس آسکتی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگن ماں نے آہستہ سے کہا۔

"میں ابھی آتی ہوں۔ دیکھ آؤں کہیں پاس ہی کوئی ناگن ہماری باتیں نہ سن رہی ہو۔"

اتنا کہہ کر ناگن ماں تیزی سے غار کی پچھلی طرف گئی۔ تھوڑی دیر بعد واپس آگئی۔ ناگ نے پوچھا۔

"اب بتاؤ کہ تم کہاں سے میری طاقت واپس دلانے کا پتہ کر سکتی ہو۔"

ناگن ماں نے سرگوشی میں کہا۔

"کسی سے پتہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ناگ دیوتا! یہ راز تو مجھے معلوم ہے۔ مگر یہ کام اتنا خطرناک ہے کہ اس میں تمہاری اور میری دونوں کی جان جانے کا خطرہ ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"خطرے کے بغیر تو دنیا میں کبھی کوئی کام نہیں ہوتا اور پھر یہ تمہاری بیٹی کو دوبارہ زندگی ملنے کا معاملہ ہے۔ تمہیں بھی خطرہ مول لینا ہی پڑے گا۔" کیا تم اپنی بیٹی کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتی ہو۔

ناگن ماں بولی۔

"ضرور دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں ماں ہوں۔ کون ماں ایسی ہے جو اپنی مردہ بیٹی کو دوبارہ زندہ دیکھ کر خوشی

نہیں ہوگی۔ میں تمہاری ضرور مدد کروں گی۔

ناگ نے بے تابی سے پوچھا۔

"تو پھر بتاؤ۔ میری طاقت واپس کیسے آسکتی ہے۔"

ناگن ماں نے ایک بار پھر دائیں بائیں پھن گھما کر دیکھا۔ اور سرگوشی میں بولی۔

"سنو ناگ دیوتا! اس غار سے جنوب کی جانب ایک سرخ دریا ہے۔ جس میں اژدہے کے سروں والے مگرمچھ رہتے ہیں۔ یہ مگرمچھ اس سیارے کی پرانی مخلوق ہیں۔ اس دریا کے دوسرے کنارے پر ایک ناگن مندر ہے۔ اس مندر کا کوئی دروازہ نہیں۔ اس مندر میں دریا کے اندر سے راستہ جاتا ہے۔ مندر میں ناگن ملکہ کا سونے کا بت کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ اس بت کی آنکھوں میں دو نیلم جڑے ہیں۔ اگر تم ان لعلوں میں سے کسی ایک نیلم کو کھرچ دو نکال دو اور پھر اس نیلم کو مندر میں جلتی آگ میں ڈال دو تو نہ صرف یہ کہ تمہاری طاقت واپس آسکتی ہے بلکہ ناگن ملکہ کی طاقت ختم ہو جائے گی۔"

ناگ بڑے غور سے ناگن ماں کی باتیں سن رہا تھا۔ اسے امید کی کرن نظر آگئی تھی۔ وہ اپنی جان کی بازی لگا کر بھی ناگن مندر میں جا کر کام کر سکتا تھا۔ اس نے ناگن ماں سے کہا۔

"کیا یہاں سے نکلنے کا کوئی ایسا راستہ ہے کہ جہاں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اس مہم پر روانہ ہو سکوں۔

ناگن بولی۔

"ناگ دیوتا! یہ موت کی مہم ہے۔ میں تمہیں اس پر جانے کا مشورہ نہیں دوں گی۔"

ناگ نے کہا۔

"تم اس مہم کے تمام خطروں کو مجھ پر چھوڑ دو۔ تم مجھے وہ طریقہ بتاؤ جس پر عمل کر کے میں سرخ دریا تک پہنچ سکوں۔"

ناگن ماں کہنے لگی۔

"کیا تم میری بیٹی کو زندہ نہیں کرو گے؟ ہو سکتا ہے میری بیٹی اس مہم میں تمہاری مدد کر سکے۔ کیونکہ میری ناگن بیٹی بہت دیر تک ناگن مندر میں رہی ہے۔ وہ اس مندر کے سارے راز جانتی ہے۔"

ناگ سمجھ گیا کہ ناگن پہلے اپنی بیٹی کو زندہ کرانا چاہتی ہے۔ اس نے کہا۔

"میری بہن! میں تمہیں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ جب تک میری طاقت واپس نہیں آئے گی۔ میں تمہاری بیٹی کو کیسے زندہ کر سکتا ہوں؟"

ناگن ماں خاموش ہو گئی۔ اس نے اپنا سر نیچے جھکا لیا پھر سر اٹھا کر بولی۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر تمہیں طاقت مل گئی تو میری بیٹی کو پھر سے زندہ کر دو گے۔"

ناگ نے کہا۔

"خدا کے حکم سے میں اسے زندہ کر دوں گا۔ تم جانتی ہو کہ ہم ناگ لوگ اپنے قول کے پکے ہوتے ہیں۔"

ناگن ماں بولی۔

"خدا کے حکم تو پھر میرے پیچھے پیچھے آ۔"

ناگن غار کی پچھلی دیوار کی طرف رینگنے لگی۔ آگے جا کر دیوار آ گئی۔ غار بند ہو گئی۔ ناگن نے کہا۔

"اس کونے میں کچھ پتھر اکھڑے ہوئے ہیں۔ انہیں باہر نکال لو۔"

ناگ نے پتھروں کو باہر کھینچ لیا وہاں ایک چھوٹا سا شگاف پیدا ہو گیا۔ یہ اتنا شگاف تھا کہ ایک انسان اس میں سے رینگ کر گزر سکتا تھا۔ ناگن نے ناگ کو بتایا کہ وہ اس شگاف میں سے رینگ کر دوسری طرف نکل جائے۔ ناگ نے ایسا ہی کیا۔ دوسری طرف کھلا میدان آ گیا۔ ناگن نے کہا۔

"اس میدان کے آخر میں سرخ دریا شروع ہوتا ہے۔ میں تمہارے ساتھ آگے نہیں جا سکتی۔ اگر تم کامیاب ہو کر واپس آ گئے تو میں اسی غار میں اپنی بیٹی کی ہڈیوں کے پاس ملوں گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے ناگن ماں کا شکریہ ادا کیا اور خدا کا نام لے کر میدان میں چل پڑا۔ اس وقت میدان میں روشنی ایسی ہی تھی کہ ہمارے ہاں سورج ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ ناگ کے آس پاس سوائے اونچی نیچی عجیب شکل کی بھوری اور سیاہ چٹانوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ وہ ان چٹانوں میں چلتا چلا جا رہا تھا۔ ابھی تک اسے راستے میں کوئی ناگن نہیں ملی تھی۔ چلتے چلتے آخر وہ دریا کے کنارے پہنچ گیا۔ دریا کے پانی کا رنگ سرخ تھا۔ اس دریا میں اسے کئی مگرمچھ تیرتے نظر آئے، جن کے منہ اژدہوں کے تھے۔ دریا کے دوسرے کنارے کی ابھری ہوئی چٹانیں بھی ناگ کو صاف نظر آ رہی تھیں۔

ان چٹانوں میں ایک جگہ ناگ نے گول عمارت دیکھی۔ جس کے مینار پر کوئی قیمتی پتھر چمک رہا تھا۔ یقیناً یہی ناگن ملکہ کا مندر تھا۔ مگر اس کو راستہ دریا کے اندر سے جاتا تھا۔ ناگ کی طاقتیں اگرچہ اس سے چھن گئی تھیں۔ مگر وہ مر نہیں سکتا تھا۔ یہ طاقت ابھی اس کے پاس تھی کیوں کہ وہ بہرحال ناگ دیوتا تھا۔ ایک اژدہا کی شکل والا مگرمچھ دریا کی سرخ لہروں پر تیرتا ہوا اس کی طرف آیا۔ ناگ جلدی سے ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ مگرمچھ کنارے پر آ کر لیٹ گیا۔ ناگ نے غور سے دیکھا۔ مگرمچھ کا سر اژدہا کا تھا۔ اس کی پیٹھ درمیان سے اوپر کو ابھری ہوئی تھی۔ ناگ نے غور سے دیکھا۔ یہ ایک مکڑی تھی جو اس کی پیٹھ سے چمٹی ہوئی تھی۔ مکڑی

کی ٹانگیں نیچے تک لٹک رہی تھیں۔

ناگ نے سوچا کہ دریا پار کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ چھلانگ لگا دے اور تیرتا ہوا نکل جائے۔ اسے دریا میں موجود دوسرے اژدہا، مگرمچھوں کا خیال بھی تھا۔ وہ اس کا پیچھا کر سکتے تھے۔ مگر اس کے سوا اور کوئی ترکیب بھی نہیں تھی۔ ناگ نے دریا پر ایک گہری نظر ڈالی۔ اسے جگہ جگہ اژدہا مگرمچھ تیرتے نظر آئے۔ ناگ نے فیصلہ کیا کہ وہ دریا میں غوطہ لگا کر پانی کے اندر سے جائے گا۔ ناگ گیلی زمین پر لیٹ گیا اور اس نے پانی کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔ وہ سانپ کی طرح رینگ رہا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ دریا کے کنارے پر آ گیا۔ جہاں سرخ پانی لہریں مار رہا تھا۔ ناگ مگرمچھ کی طرح دریا کے پانی میں اتر گیا۔

دریا میں اترتے ہی ناگ پانی کے اندر نیچے چلا گیا۔ پھر پانی کے اندر ہی اندر وہ آگے بڑھنے لگے۔ اسے اندازہ تھا کہ ناگن مندر کس طرف ہے۔ وہ اس طرف بڑھ رہا تھا۔ مگرمچھ اس سے اوپر پانی کی سطح پر تیر رہے تھے۔ پانی نیم گرم تھا۔ ناگ آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ آخر وہ دریا کے دوسرے کنارے پر آ گیا۔ ابھی وہ پانی کے اندر ہی تھا۔ آگے دیوار آ گئی تھی۔

ناگن ماں نے کہا تھا کہ ناگن مندر کو دریا کے اندر سے راستہ جاتا ہے۔ اب ناگ اس راستے کو تلاش کرنے لگا۔ ایک جگہ اسے دریا کے اندر دیوار میں ایک سوراخ دکھائی دیا۔ ناگ نے ہاتھ سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سوراخ میں سے کیچڑ باہر نکالا تو اسے اندر ایک سُرنگ نظر آئی۔ وہ سرنگ میں داخل ہو گیا۔ سرنگ پانی اور کیچڑ سے بھری ہوئی تھی۔ یہ زمین کے اندر سے ہو کر جا رہی تھی۔ ناگ دونوں ہاتھوں سے گدلے پانی کو پیچھے ہٹاتا آگے چلا جا رہا تھا۔ کچھ دُور جانے کے بعد پانی کم ہونے لگا۔ سرنگ اور اونچی ہو رہی تھی۔ آخر پانی ختم ہو گیا۔ ناگ زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے سرنگ کا جائزہ لیا۔ یہ گول پائپ کی طرح کی سرنگ تھی اور اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ پھر بھی ناگ اندھیرے میں دیکھ سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد ناگ آگے چلا۔ آگے ایک زینہ اوپر جاتا تھا۔ ناگ زینہ چڑھ کر اوپر آیا تو دیکھا کہ ایک گول دروازہ بنا ہوا ہے۔ جو بند ہے ناگ نے اسے اندر کی طرف دھکیلا۔ دروازہ کھل گیا۔

اس کے سامنے ایک ہال کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں اور چھتوں پر ایسے پتھر لگے تھے جن میں سے نیلے رنگ کی روشنی نکل رہی تھی۔ وہاں کوئی ناگن نہیں تھی۔ سامنے ایک اور چھوٹا سا دروازہ تھا جو بند تھا۔ ناگ ہال کمرے کے فرش پر دبے دبے چلتا دوسرے دروازے پر آ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو آگے نیلی روشنی میں اسے کئی ناگنوں کی کالی کالی مورتیاں نظر آئیں جو جگہ جگہ فرش پر لگی تھیں۔ ناگ آہستہ آہستہ ان مورتوں کے درمیان میں سے گزرنے لگا۔ اسے ابھی تک ناگن ملکہ کی سونے کی مورتی دکھائی نہیں دی تھی۔ وہ ہال کمرے کے دوسرے

روازے میں آ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ ایک ورت پھنکار کے ساتھ ایک سیاہ ناگن اس کی گردن سے چھل کر لپٹ گئی۔ اور اسے ڈس دیا۔ چونکہ ناگ صرف اس ورت میں مر سکتا تھا کہ اگر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے ائیں اور وہ ٹکڑے بھی ایک سال تک بغیر جوڑے پڑے رہیں۔ س لیے ناگ پر ناگن کے زہر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے ناگن ی گردن کو دبوچ لیا اور اسے اپنی گردن سے اتار کر اپنے اؤں کے نیچے رکھا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

ناگ نے دیکھا کہ سامنے ایک ناگن کا سونے کا بہت بڑا بت ے جس کی آنکھوں میں دو نیلم جگ مگ کر رہے ہیں۔ یہ ناگن لکہ یعنی کستوری ناگن کا بت تھا۔ یہی وہ نیلم آنکھیں تھیں جن میں سے کسی ایک نیلم کو نکال کر اسے مندر کی آگ میں ڈالنا تھا۔ جس کے بعد ناگ کی طاقت واپس آ جانی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ اب دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ جتنی جلدی ہو سکے اسے ایک نیلم کو نکال ڈالنا چاہیئے۔ چنانچہ ناگ آگے بڑھا۔ وہ چبوترے پر چڑھ گیا۔ پھر وہ اچھل کر ناگن ملکہ کے بت کی گردن پر آ گیا۔ اس نے ایک آنکھ پر زور سے مکا مارا۔ نیلم سختی سے جڑا ہوا تھا۔ ناگ نیچے اتر آیا۔ ایک کونے سے اس نے پتھر اٹھایا اور بت کی گردن پر چڑھ کر زور زور سے ضربیں لگائیں۔ نیلم آنکھ میں سے اچھل کر نیچے گر پڑا۔ اس کے ساتھ ہی فضا میں چیخ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی آواز بلند ہوئی۔

ناگ نیلم اٹھا کر مندر کی دوسری طرف دوڑا۔ اب اسے اس آگ کے الاؤ کی تلاش تھی۔ جس میں اسے نیلم کو پھینکنا تھا۔ ناگ مندر کے کئی کمروں میں گیا۔ آگ کہیں نہیں تھی۔ اب مندر کی ناگنیں اس کے پیچھے لگ گئی تھیں۔ اور کئی ناگنوں نے ناگ کو ڈس بھی دیا تھا۔ مگر ناگ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ آخر اسے ایک جگہ آگ جلتی نظر آگئی۔ وہ آگ کی طرف دوڑا۔ ایک سرخ ناگن نے آگ میں سے نکل کر ناگ پر حملہ کر دیا۔ ناگ نے اسے گردن سے پکڑ کر زور سے زمین پر پٹخ دیا۔ ایک اور چیخ کی آواز بلند ہوئی اور ناگ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ کستوری ناگن زرد سانپ کی شکل میں زور زور سے پھنکارتی اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ قریب تھا کہ وہ ناگ پر حملہ کر دیتی کہ ناگ نے نیلم کو آگ میں پھینک دیا۔

نیلم کے آگ میں گرتے ہی ایک زبردست شعلہ بلند ہوا جو مندر کی چھت تک چلا گیا۔ کستوری ناگن ایک دم سانپ سے عورت کی شکل میں آگئی۔ ناگ نے زور سے سانس کھینچ کر پھنکار ماری اور وہ ایک بہت بڑے سانپ کی شکل اختیار کر گیا۔ ناگ نے اپنا پھن اٹھا کر کستوری ناگن کے گرد ایک چکر لگایا۔ کستوری ناگن سہمی ہوئی کھڑی تھی۔ اس کی ساری طاقت ختم ہو چکی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ کسی نے اس کے خلاف

سازش کر کے ناگ دیوتا کو اس کی کمزوری بتا دی تھی۔ اب وہ بے بس تھی۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ مگر وہ ایک ملکہ ناگن تھی۔ یہ اس کی شان کے خلاف تھا کہ وہ ناگ سے رحم کی بھیک مانگتی۔ بہادر اور شان والے لوگ بے بس ہو کر بھی اپنی آن بان ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ کستوری ناگن کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ پھر بھی وہ وقار سے گردن اٹھائے ناگ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔ ناگ نے فوراً انسان کی شکل اختیار کی اور کہا۔

"کستوری! تیری طاقت میں نے ختم کر دی ہے۔ اب تو میری غلام ہے۔"

کستوری ناگن نے باوقار آواز میں کہا۔

"میں کسی کی غلام نہیں ہو سکتی۔ میری طاقت ختم ہو گئی ہے تو کیا ہوا۔ میں اب بھی ملکہ ہوں۔ میں مر جاؤں گی مگر کسی کی غلام نہیں بنوں گی۔"

ناگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے تمہیں غلام بنانے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ مجھے صرف یہ بتا دو کہ میں زمین پر واپس کیسے جا سکتا ہوں۔"

کستوری ناگن نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"زمین پر واپس جانے کا خیال اب دل سے نکال دو۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم اب قیامت تک اسی سیارے پر رہو گے۔ کیوں کہ تمہارے جسم میں وہ طاقت ہی نہیں ہے کہ تم روشنی کی رفتار سے نیچے زمین کی طرف سفر کر سکو۔ ناگ بولا۔

"کستوری ناگن! اگر تم نے مجھے زمین پر پہنچا دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ ورنہ میں تمہیں اندھے کنوئیں میں پھینک دوں گا۔ جہاں سے تم کبھی باہر نہیں آسکو گی۔ اور اب تو کوئی ناگن تمہارا حکم بھی نہیں مانے گی۔"

کستوری ناگن نے بڑی شان سے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں تمہیں زمین پر نہیں پہنچا سکتی۔ کیوں کہ تمہارا جسم خلا میں روشنی کی رفتار پر سفر کرتے ہی جل کر راکھ ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر میں پہنچا بھی سکتی تو میں ایسا کبھی نہ کرتی تم نے میری طاقت تباہ کر کے مجھ سے دشمنی کی ہے تم میرے دشمن ہو اور میں موقع ملتے تم سے اس کا بدلہ لوں گی۔"

ناگ کو معلوم ہو گیا کہ کستوری ناگن واقعی بڑی باوقار اور با اصول ملکہ ہے۔ اس کی خودداری اور شان اب بھی قائم ہے اور اس کے علاوہ وہ واقعی اسے زمین پر نہیں پہنچا

سکتی تھی۔ اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تم سے کوئی مدد نہیں لوں گا۔ مگر تمہیں اپنے محل کے کمرے میں قید کر دیا جائے گا۔ تم وہاں سے برسوں نہیں نکلو گی۔ تمہیں ضرورت کی ہر شے وہاں مل جایا کرے گی۔"

ناگ نے کستوری کو محل کے کمرے میں بند کر دیا۔ اب سیارے کی تمام ناگنیں ناگ کا حکم ماننے لگیں۔ اسے اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

ناگ اسی وقت ناگن ماں کو لے کر غار میں پہنچا جہاں ناگن ماں کی بیٹی کی ہڈیاں پڑی تھیں۔ ناگن ماں نے کہا۔

"ناگ دیوتا! میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ اب تم اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے میری بیٹی کو زندہ کرو۔"

ناگ نے کہا۔

"ناگن ماں! زندگی اور موت تو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر میں کوشش کرتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی ناگ ناگن کی ہڈیوں کے پنجر کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں اپنا سر خدا کے حضور جھکا دیا۔ اور کہا۔

"میرے خدا! میرے مالک! زندگی اور موت تیرے ہی قبضے میں ہے۔ تیرے ہی اختیار میں ہے۔ تو اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاہے تو صحراؤں میں سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگیں۔ مائیں اپنی مرنے والی بچیوں کو بھول جاتی ہیں مگر یہ ناگن ماں اب بھی اپنی بچی کی جدائی میں روتی ہے۔ میں تیرے حضور ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں کہ اگر تو اسے پسند کرتا ہے تو اس مُردہ بچی کو زندہ کر دے

ناگ نے کچھ اس طرح سے خدا سے دعا مانگی کہ سانپ کی بچی کی ہڈیوں نے ہلنا شروع کر دیا۔ ناگ نے اپنی آنکھیں بند رکھیں۔ ناگن ماں نے ہڈیوں کو ہلتے دیکھا تو خوشی سے چلائی۔

"ناگ دیوتا! میری بچی کی ہڈیاں ہل رہی ہیں۔

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خیال ہی خیال میں خدا کے حضور سجدہ کیے ہوئے تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ناگن کی بچی میں جان پڑ گئی۔ اللہ پاک نے اسے پھر سے زندگی عطا کر دی۔ اپنی بیٹی کو زندہ حالت میں دیکھ کر ناگن ماں نے بچی کو سینے سے لگا لیا اور خوشی سے نہال ہو کر بولی۔

"ناگ دیوتا! تم عظیم دیوتا ہو۔"

ناگ نے آنکھیں کھول دیں۔ ناگن کی بیٹی ناگن نے ناگ کے آگے سر جھکا دیا اور بولی۔

"ناگ دیوتا! تم نے مجھے پھر سے اپنی ماں سے ملا دیا۔ میں تمہارا احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔"

ناگ نے کہا۔

"میں نے خدا کے حکم سے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔"

ناگ اب سیارے کا بادشاہ بن گیا۔ تمام ناگنیں اس کا حکم مانتی تھیں۔ وزیر ناگن اب ناگ کی وزیر تھی اور اس کی خدمت کرتی تھی۔ ناگ کو بادشاہی کرنے یا خدمت کروانے کا شوق نہیں تھا۔ وہ تو کسی بھی طرح وہاں سے زمین کی دنیا میں اپنے دوستوں کے پاس جانا چاہتا تھا۔ اس نے ایک بار پھر ناگن ماں سے مشورہ کیا۔ ناگن بیٹی بھی پاس بیٹھی تھی ناگ نے کہا۔

"میں واپس اپنی دنیا میں جانا چاہتا ہوں۔ اب تم کوئی ایسی ترکیب بتاؤ کہ میں واپس جا سکوں۔ ناگن ماں نے کہا۔

"مجھے تو کچھ معلوم نہیں" پھر اس نے اپنی بیٹی سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسی ترکیب ہے۔ اس پر ناگن بیٹی نے کہا۔

"ناگ دیوتا۔ میں کئی برس تک ناگن مندر میں پجارن بن کر رہی ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار ناگن ملکہ اپنی وزیر ناگن کو کہہ رہی تھی کہ اگر کوئی سانپ میری کینچلی میں سے گزر جائے تو روشنی کی رفتار پر خلا میں سفر کر سکتا ہے۔"

ناگ نے فوراً پوچھا کہ ناگن ملکہ کی کینچلی کہاں ہے؟ ناگن بیٹی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس کا علم ناگن ملکہ اور وزیر ناگن کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔"

ناگن ماں نے کہا۔

"ناگن ملکہ تو کبھی یہ راز نہیں بتائے گی۔"

ناگ بولا۔

"میں وزیر ناگن سے پوچھنے کی کوشش کروں گا"

ناگن ماں تو اپنی بیٹی کو لے کر ناگن مندر کی طرف چل دی اور ناگ سیدھا وزیر ناگن کے پاس آگیا۔ اس نے آتے ہی وزیر ناگن سے کہا۔

"اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ ناگن ملکہ کی کینچلی کہاں ہے تو میں ابھی تمہیں ناگنوں کی ملکہ بنا دوں گا۔"

وزیر ناگن بڑی چالاک تھی۔ اس نے سوچا کہ سودا مہنگا نہیں ہے اس وقت کستوری ناگن بے بس اور کمزور ہو چکی تھی۔ اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ ناگ دیوتا سیارے کا بادشاہ ہے۔ اگر میں اس کو ناگن ملکہ کی کینچلی بتا دیتی ہوں تو یہ اس میں گزر کر واپس چلا جائے گا اور مجھے سیارے کی ملکہ بنا دے گا۔ پھر میں ناگن ملکہ کو اندھے کنویں میں ڈال کر خود ناگنوں کی دنیا کا تخت سنبھال لوں گی۔ اس نے ناگ سے کہا۔ "اگر تم وعدہ کرو کہ ملکہ ناگن کی کینچلی ملنے کے بعد تم ہماری دنیا سے چلے جاؤ گے تو میں تمہیں بتا دوں گی کہ کینچلی کہاں ہے" کیوں کہ میں جانتی ہوں کہ تم کینچلی کا کیوں پوچھ رہے ہوں۔ ناگ نے کہا۔ میں تمہیں اپنی زبان دیتا ہوں کہ میں یہاں

نہیں رہوں گا۔ میں یہاں رہ بھی نہیں سکتا۔ چنانچہ وزیر ناگن ناگ کو لے کر ناگن محل کے سب سے نچلے تہہ خانے میں آگئی یہاں سانپوں کے کئی بت بنے ہوئے تھے۔ ایک صندوق کو کھولا تو اندر ناگن ملکہ کی کینچلی لکڑی کے طشت میں بالکل سیدھی رکھی ہوئی تھی۔ ہم آپ کو بتا دیں گے کہ سانپ جب اپنی کینچلی اتارتا ہے تو وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو کسی جگہ پھنسا لیتا ہے۔ پھر اپنی کینچلی یعنی کھال کے اندر سے آہستہ آہستہ باہر نکل جاتا ہے اور پیچھے اس کی کینچلی بالکل ایک پائپ کی طرح رہ جاتی ہے۔ ناگ نے کینچلی دیکھی تو فوراً سانپ کی شکل اختیار کر کے کینچلی کے اندر سے گزر گیا۔ وزیر ناگن نے کہا

"اب تم روشنی کی رفتار سے خلا میں سفر کرو گے تو تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ تم زندہ رہو گے اور جل کر بھسم نہیں ہو گے"

ناگ نے کہا۔

"یاد رکھو! اگر خلا میں مجھے کچھ ہو گیا تو پیچھے میں ایک ایسی جاسوس ناگن چھوڑے جا رہا ہوں جس کے پاس میری دی ہوئی بے پناہ طاقت ہے۔ اسے علم ہو جائے گا کہ میں خلا میں بھسم ہو گیا ہوں۔ وہ اسی وقت تمہیں بھی اپنی خاص طاقت سے جلا کر بھسم کر دے گی"

وزیر ناگن کہنے لگی۔

"ناگ دیوتا! میں جھوٹ نہیں بول رہی۔ اب تم بڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آسانی سے اپنی دنیا تک کا سفر کر سکتے ہو۔"

ناگ نے اسی وقت وزیر ناگن کے ملکہ بننے کا اعلان کر دیا۔ پھر ناگن ماں کی بیٹی ناگن کو سمجھایا کہ اگر اسے اپنی خاص حِس کے ذریعے علم ہو جائے کہ میں خلا ہی میں جل کر راکھ ہو گیا ہوں تو وہ فوراً وزیر ناگن کی گردن اڑا دے۔ ناگن بیٹی نے کہا۔ "تم پریشان کیوں ہوتے ہو۔ ناگ دیوتا! ناگن ملکہ کی کینچلی سے گزرنے کے بعد تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس اس روز ناگ ناگنوں کی خلائی دنیا سے اپنی زمین کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کی رفتار روشنی کی رفتار تھی۔ مگر خوش قسمتی سے وہ جل کر بھسم نہ ہوا اور خلا میں سفر کرتا ہوا اپنی دنیا کی طرف چل دیا۔ کستوری ناگن اپنے کمرے میں قید تھی۔ جب اسے پتہ چلا کہ ناگ دیوتا واپس اپنی دنیا میں پرواز کر گیا ہے، تو اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ واپس ناگ کی دنیا میں جائے گی اور اپنی ساری طاقت واپس لے کر آئے گی۔

○

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے قسط نمبر ۶۲

"مرتبان کی آوازیں" پڑھیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن خلا میں

اے حمید

عنبر پبلیکیشنز
۱۲- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸